www.UrduFanz.com
سیاہی جُرم کی
اِشتیاق احمد

www.UrduFanz.com

Madina Old Book Shop
New & Old Books Sale And Purchase
Zarar Shaheed Road
Opp: Peak Solution College Sadar
Gali Chatar Lahore Cantt 0300-4906470

www.UrduFanz.com

حدیث شریف

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے:
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے۔ اتنے میں ایک عورت آئی مزینہ کی اور بڑے ناز سے زینت کیے ہوئے مسجد میں داخل ہوئی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے لوگو اپنی عورتوں کو منع کرو، زینت کا لباس پہن کر اور ناز کے ساتھ مسجد میں آنے سے، اس لیے کہ بنی اسرائیل پر لعنت نہیں ہوئی۔ (یعنی اللہ کا غصہ ان پر نہیں اترا) یہاں تک کہ ان کی عورتوں نے بناؤ کیا اور ناز سے مسجدوں میں داخل ہونے لگیں۔

سنن ابن ماجہ شریف ، جلد سوم
صفحہ نمبر ۲۷۶ ، حدیث نمبر ۸۹۴

www.UrduFanz.com

دو باتیں

السلام علیکم! کبھی کبھی مجھے خود پر بہت غصہ آتا ہے۔ آپ یہ سن کر حیران ہوتے ہوں گے کہ بھلا کسی انسان کو اپنے اوپر بھی غصہ آتا ہے — غصہ تو ہمیشہ دوسروں پر آتا ہے — جی نہیں — یہ سچ ہے — مجھے اپنے اوپر بہت غصہ آتا ہے — ایک موقعے پر نہیں — بہت سے مواقع پر — پھر میں خوب غصہ نکالتا ہوں اپنے اوپر — لیکن کیسے — یہ راز تو خیر میں آپ کو نہیں بتا سکتا — ویسے میں ان دو باتوں میں آپ سے پوچھنا یہ چاہتا ہوں — کیا کبھی آپ کو بھی مجھ پر غصہ آتا ہے؟ یقیناً آتا ہوگا — کبھی کوئی ناول پسند نہیں آتا ہوگا، تو غصہ آتا ہوگا — کبھی میں کسی ناول میں گڑبڑ کر جاتا ہوں گا تو غصہ آتا ہوگا — کبھی آپ کی مرضی کے خلاف کچھ لکھ جاتا ہوں گا تو غصہ آتا ہوگا، مطلب یہ کہ غصے کا کیا

ہے، وہ تو آتا جاتا ہی رہتا ہے — اصل بہادری ہے غصے کو پی جانا — لیکن صرف اس صورت میں جب غصہ دوسروں پر آئے — مطلب یہ کہ اگر آپ کو مجھ پر غصہ آجائے کسی بات پر — اور آپ اس کو پی جاتے ہیں تو آپ بہادر ہیں —

اب آپ سوچ رہے ہوں گے کہ یہ میں غصے کی گردان کیوں لے بیٹھا — بھئی گردان کا کیا ہے — وہ تو کسی چیز کی بھی شروع کی جا سکتی ہے۔ دیکھنا یہ ہے کہ آپ اب کس چیز کی گردان کرتے ہیں — غصے کی گردان یا گردان کی گردان — آخر میں صرف ایک بات اور، یہ کہ اس ناول کو پڑھ کر آپ کو ایک خاص نمبر کا مزا آئے گا —

www.UrduFanz.com

ناول پڑھنے سے پہلے یہ دیکھ لیں کہ:

- یہ وقت نماز کا تو نہیں —
- آپ کو سکول کا کوئی کام تو نہیں کرنا —
- کل آپ کا کوئی ٹسٹ یا امتحان تو نہیں —
- آپ نے کسی کو وقت تو نہیں دے رکھا —
- آپ کے ذمے گھر والوں نے کوئی کام تو نہیں لگا رکھا۔

اگر ایسا ہی ہے تو بہتر ہے کہ ناول ایک طرف رکھ دیں۔ ناول اللہ کے حوالے کر دیں۔ پہلے نماز ادا کریں، سب کاموں سے فارغ ہو لیں، پھر ناول پڑھیں۔ شکریہ!

مخلص

اشتیاق احمد

کاشر بھائی

جب انھیں وہ خط ملا، انسپکٹر جمشید گھر میں نہیں تھے — خط کے الفاظ نے انھیں چونکا دیا:

"کوئی شخص مجھے قتل کرنا یا کروانا چاہتا ہے — وہ بہت اثر رسوخ والا آدمی ہے — کیا آپ میری مدد کریں گے؟

کاشر بھائی، ۱۲ شان روڈ"

خط حد درجے مختصر تھا — انسپکٹر جمشید کے نام تھا — اور اس وقت وہ گھر میں نہیں تھے — کسی نامعلوم مہم کے لیے ایک دن پہلے روانہ ہوئے تھے — اور انھیں جاتے ہوئے ہدایات دے گئے تھے کہ ہوشیار رہیں — کہیں نہ کہیں کوئی گڑبڑ ہوا چاہتی ہے —

"لیکن ابا جان! آخر یہ گڑبڑ کیوں ہوا چاہتی ہے — ہو کیوں نہیں جاتی؟" فاروق نے حیران ہو کر پوچھا تھا۔

www.UrduFanz.com

"گڑبڑ سے پوچھتے رہنا — میں ذرا جلدی میں ہوں۔"

"اس کے لیے پہلے اس گڑبڑ کو زبان عطا کرنا ہوگی اور یہ کام ہمارا نہیں، اللہ تعالیٰ کا ہے۔" فاروق مسکرایا تھا۔

"اب تم سے کون مغز مارے۔" انسپکٹر جمشید نے دروازے کی طرف منہ کرتے ہوئے کہا تھا اور پھر تیزی سے باہر نکل گئے تھے۔

"مغز — مغز تو اب محمود اور فرزانہ ہی ماریں گے — امی جان تو مارنے سے رہیں — یوں بھی مارنے کے لیے ان کے پاس اور بہت چیزیں ہیں۔"

"یہ تم کن چیزوں کا ذکر کر رہے ہو بھئی۔" بیگم جمشید باورچی خانے سے نکلتے ہوئے بولی تھیں۔

"جی — وہ — مغز — مغز مارنے کی بات ہو رہی تھی — اور باتوں کا کیا ہے امی جان — وہ تو آپ جانتی ہی ہیں کہ یہ تو ہوتی ہی رہتی ہیں — اس کا نام جو..."

عین اس وقت گھنٹی بجی تھی — انداز جانا پہچانا تھا:

"لیجیے! پوسٹ مین صاحب آگئے — لائیں ہوں گے کوئی جاسوسی خط۔" فاروق نے منہ بنایا۔

"ہم جانتے ہیں — جب سے ابا جان کسی گڑبڑ کے امکان کی بات کر گئے ہیں — تمھاری جان نکلی جا رہی ہے۔" محمود نے جل بھن کر کہا۔

"اب جان نکلی جاتے یا دبی جائے — تمھیں ڈاکیے تک تو جانا ہی ہوگا۔" فاروق مسکرایا۔

"میرے لیے اور کام ہی کیا رہ گیا ہے — دروازے کھولنا۔"

"اور فاروق کے لیے پائپوں پر چڑھنا۔" فرزانہ مسکرائی۔

"اور اپنی بھی تو کہو — ترکیبیں بتانا۔"

"ترکیبیں بتانا اب اتنا برا بھی نہیں۔" فرزانہ بھنا اُٹھی۔

"یوں تو پائپوں پر چڑھنا بھی اتنا برا نہیں۔"

"تو کیا دروازے کھولنا بری بات ہے۔" محمود جھلا اٹھا۔

عین اس وقت گھنٹی دوسری بار بجائی گئی:

"توبہ ہے تم سے، پہلے دروازہ تو کھول دو۔"

"ضرور — امی جان — کیوں نہیں۔" محمود نے جلدی سے کہا اور دروازہ کھول دیا:

"آج دروازہ کچھ جلدی نہیں کھل گیا۔" ڈاکیے کے لہجے میں حیرت تھی۔

"ہماری امی جان کی مہربانی ہے۔" محمود نے منہ بنایا۔

"آپ کی امی جان کا شکریہ — یہ رہا خط لے لیجیے۔" اس نے کہا اور خط تھما کر آگے بڑھ گیا۔

اور اب وہ خط کو بار بار پڑھ رہے تھے — آخر فرزانہ نے تنگ آ کر کہا:

www.UrduFanz.com

"میرا خیال ہے — بار بار پڑھنے سے اس بے چارے کا
مسئلہ حل نہیں ہو جائے گا۔"

"بے چارہ — کون بے چارہ؟" بیگم جمشید بولیں، پھر انھوں
نے چونک کر پوچھا:

"ارے ہاں! خط کس کا آیا ہے؟"

"جی کوئی کاشر جانی ہیں — بس ان کا خط ہے۔ لکھتے
ہیں، کوئی مجھے قتل کرنا یا کروانا چاہتا ہے — کیا آپ میری
مدد کریں گے — لیکن خط ابا جان کے نام ہے — ہم کیا کر
سکتے ہیں۔"

"حد ہو گئی — ایک غریب کی جان پر بنی ہے — اور
تم اپنے ابا جان کی واپسی کا انتظار کرو گے۔" بیگم جمشید نے جھلائی
ہوئی آواز میں کہا۔

"ابا جان کی واپسی — ارے باپ رے — یہ تو کسی ناول
کا نام ہو سکتا ہے۔" فاروق گھبرا گیا۔

"تو اس میں ارے باپ رے کہنے کی کیا ضرورت پیش
آ گئی۔" محمود تلملا اٹھا۔

"یعنی ضرورت پیش آنے کی بھی ایک ہی کہی — ضرورت
نہ کسی وقت بھی، کسی چیز کی بھی پیش آ سکتی ہے۔"

"دھت تیرے کی — اچھا میں تو جا رہا ہوں کاشر جانی

سے ایک عدد ملاقات کرنے — تم چل رہے ہو یا نہیں؟"

"پہلے ایک دو سوالات کا جائزہ کیوں نہ لے لیں۔"
فرزانہ نے مشورے کے انداز میں کہا۔

"یہ ایک دو سوالات کہاں سے ٹپک پڑے؟" فاروق کے لہجے
میں حیرت تھی۔

"میرے دماغ سے ٹپکے ہیں — لیکن فکر نہ کرو۔ کھجور میں
نہیں اٹکے ہیں۔" فرزانہ نے منہ بنایا۔

"شاعری کا بھوت تو سوار نہیں ہو گیا۔"

"پپ — پتا نہیں — ارے باپ رے — بھبھوت —
کہاں ہے بھوت؟" فرزانہ اچھل پڑی۔

"اداکاری نہ کرو — موچ آ جائے گی۔" فاروق نے منہ بنایا۔

"کیا مطلب — اداکاری نہ کرو — موچ آ جائے گی —
یہ کیا بات ہوئی؟"

"ہائیں — تم اتنا بھی نہیں جانتے — اداکاری اور موچ کا
چولی دامن کا ساتھ ہے۔"

"اچھا کمال ہے — یہ بات آج ہی معلوم ہوئی۔"

"تم تینوں ذرا گھر کا خیال رکھنا — میں جا رہی ہوں۔"
بیگم جمشید نے باورچی خانے سے نکلتے ہوئے کہا — اور
دروازے کی طرف بڑھیں۔

www.UrduFanz.com

"یہ یکایک آپ نے کہاں جانے کا پروگرام بنا لیا؟"

"کاشر بھائی کے گھر — تمہیں تو باتوں سے فرصت نہیں۔ ایسا نہ ہو، تم ان کے گھر پہنچو اور وہاں لاش تیار ملے۔" بیگم جمشید بولیں۔

"ارے باپ رے — آپ نے تو ہمیں ڈرا ہی دیا — ہم جا رہے ہیں — آپ گھر کا خیال خود ہی رکھ لیجیے گا — یا پھر گھر سے کہیے گا — وہ آپ کا خیال رکھے۔" فاروق نے جلدی جلدی کہا۔

"توبہ ہے۔" وہ کاٹ کھانے کے انداز میں بولیں۔

اور تینوں دوڑ کر باہر نکل گئے — بیگم جمشید نے مسکرا کر دروازہ بند کر لیا — تینوں اب کار میں بیٹھے اڑے جا رہے تھے — شان روڈ پر ۱۲ نمبر مکان تلاش کرنے میں انہیں کوئی دقت نہ ہوئی — یہ ایک چھوٹی سی خوب صورت کوٹھی تھی، تینوں کار سے اتر آئے اور محمود نے دروازے کی گھنٹی بجائی — ایک منٹ بعد دروازہ کھلا، ایک نوجوان آدمی کا چہرہ دکھائی دیا:

"جی فرمائیے؟" وہ پُر اخلاق لہجے میں بولا۔

"ہم محمود، فاروق اور فرزانہ ہیں — جب آپ کا خط ملا، ابا جان گھر میں نہیں تھے — لہٰذا ہمیں آنا پڑا۔"

"کیا مطلب — آپ کیا کہہ رہے ہیں جناب"؟ اس کے لہجے میں بلا کی حیرت تھی۔

"کیا آپ کاشر بھائی نہیں ہیں؟"

"بالکل ہوں، کس نے کہہ دیا کہ نہیں ہوں۔" وہ تنک کر بولا۔

"خدا کا شکر ہے۔" فاروق بولا۔

"آپ نے کس بات پر خدا کا شکر ادا کیا؟" اس نے حیران ہو کر پوچھا۔

"یوں تو ہر بات پر خدا کا شکر ادا کیا جا سکتا ہے — ویسے اس وقت میں نے اس بات پر خدا کا شکر ادا کیا ہے کہ آپ کاشر بھائی ہی ہیں — اس لیے کہ اگر آپ کاشر بھائی نہ ہوتے تو ہم کیا کر لیتے۔" فاروق نے جلدی جلدی کہا۔

"پتا نہیں، آپ کیا کہہ رہے ہیں — میری سمجھ میں تو کچھ بھی نہیں آ رہا۔"

"آپ کاشر بھائی ہیں نا؟"

"پہلے بھی کہہ چکا ہوں کہ بالکل ہوں۔"

"آپ نے ہمارے والد انسپکٹر جمشید کو کوئی خط لکھا ہے۔"

"خط — انسپکٹر جمشید — نن — نہیں تو۔" وہ کانپ گیا۔

"تو پھر کانپ کیوں رہے ہیں؟"

"انسپکٹر جمشید — یہ نام تو کافی سنا ہوا سا لگتا ہے۔"

"تو آپ ہمارے والد صاحب کو اچھی طرح جانتے بھی نہیں ہیں؟"

"نن نہیں، لیکن آپ کا نام اکثر سننے میں آتا ہے — اور —"

www.UrduFanz.com

اور آپ نے کیا بتایا تھا — آپ محمود، فاروق اور فرزانہ ہیں۔"

"جی ہاں! بس ہیں ہی۔" فاروق نے منہ بنایا۔

"اوہو — ارے — یہ آپ نے کیا کہا — بس ہیں ہی۔"

"ہاں! اور کیا کریں — یہ دیکھیے — خط۔" محمود نے جھلا کر کہا۔

"خط۔" اس کے منہ سے نکلا۔

پھر اس نے جلدی جلدی خط پڑھا ا۔ اس کی آنکھیں مارے حیرت کے پھیل گئیں۔

"نہیں جناب! یہ خط میں نے ہرگز نہیں لکھا۔"

"کیا کہا — خط آپ نے نہیں لکھا۔" محمود نے بلند آواز میں کہا۔

"جی نہیں — اور نہ مجھے کسی سے کوئی خطرہ ہے — یہ ضرور کسی کی شرارت ہے — کیا آج یکم اپریل ہے۔" اس نے کہا۔

"یکم اپریل — میرا خیال ہے سات ستمبر کے دن یکم اپریل ہو تو نہیں سکتا، لیکن سائنس کا دور ہے — ہو جائے تو کچھ کہا بھی نہیں جا سکتا۔"

"تب پھر یہ کوئی چکر ہے — لگ — کہیں میرے خلاف کوئی چکر تو نہیں چلنے والا۔"

"ہمارا بھی یہی خیال ہے — آپ پہلی فرصت میں ہمیں اندر لے چلیں — جلدی سے اپنے حالات ہمیں سنا دیں،

تاکہ ہم آپ کے لیے کچھ کرنے کی تیاری کر لیں۔"

"آپ — آپ تو ہمیں ڈرائے دے رہے ہیں۔"

"آپ جلدی کریں — جلدی کریں۔" فاروق بولا۔

"آئیے، لیکن ٹھہریں، میں اپنی بیوی اور بچی کو ایک طرف کر دوں۔" اس نے کہا اور اندر چلا گیا۔

اور پھر وہ اس کے ساتھ اندر داخل ہوئے — ابھی وہ انھیں اندر لایا ہی تھا کہ دروازے کی گھنٹی بجی — تینوں چونک اٹھے:

"میں دیکھ آؤں — کون ہے۔" یہ کہہ کر وہ باہر جانے لگا۔

"نہیں جناب — آپ نہیں جائیں گے — باہر آپ کے لیے خطرہ بھی ہو سکتا ہے — آپ یہیں بیٹھیں — میں دیکھتا ہوں جا کر۔" محمود نے کہا اور پھر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"کون ہے باہر؟" اس نے قدرے بلند آواز میں پوچھا۔

"پولیس؟"

"کیا مطلب؟" محمود چونک کر بولا۔

"پولیس کا مطلب پولیس ہی ہوتا ہے — فوج ہرگز نہیں ہوتا۔" باہر سے کہا گیا۔

"ایک منٹ جناب! ابھی کھولتا ہوں۔"

یہ کہہ کر اس نے جھری میں سے باہر جھانکا — باہر واقعی پولیس

www.UrduFanz.com

موجود تھی اور کافی تعداد میں تھی — وہ پریشان ہو گیا — آخر دروازہ کھول دیا:

"جی فرمائیے — کیا بات ہے؟"

"آپ کاشر بھائی ہیں؟" پولیس آفیسر نے کہا۔

"جی نہیں — کیا آپ کاشر بھائی ہیں؟" محمود نے پوچھا۔

"یہ کیا بات ہوئی — میں کیوں ہونے لگا کاشر بھائی۔" پولیس آفیسر نے جھنا کر کہا۔

"تو پھر — میں کیوں ہونے لگا کاشر بھائی؟"

"یہ گھر کاشر بھائی کا ہی ہے — دروازے پر نیم پلیٹ بھی موجود ہے — جس نے ہمیں فون کیا — اس نے یہی نمبر بتایا تھا — ۱۲ شان روڈ۔"

"جی — فون کیا تھا — کیا مطلب؟"

"آپ کاشر بھائی کو بلائیں نا۔" اس نے جھنا کر کہا۔

"جج — جی اچھا۔"

محمود اندر چلا گیا:

"باہر پولیس ہے اور آپ کو بلا رہے ہیں۔"

"پپ — پولیس — ارے باپ رے۔" وہ گھبرا گیا۔

"کیوں کیا ہوا — گھبرانے کی کیا بات ہے۔" محمود نے اسے گھورا۔

"آخر پولیس کیوں آئی ہے؟"

"جب تک ہم ان سے پوچھیں گے نہیں — معلوم نہیں ہوگا۔"

"ہوں — خیر — آئیے۔" اس نے کہا۔

"تو ہم بھی آپ کے ساتھ چلیں؟" فاروق نے پوچھا۔

"ہاں! مہربانی فرما کر — میں گھبراہٹ محسوس کر رہا ہوں۔"

"چلیے خیر۔" محمود نے کندھے اچکائے۔

وہ اس کے ساتھ دروازے پر آ گئے:

"لیجیے جناب — یہ ہیں کاشر بھائی۔" محمود بولا۔

"ہمارے پاس آپ کے وارنٹ گرفتاری ہیں۔" پولیس آفیسر نے کہا۔

"جی — وارنٹ گرفتاری — لیکن میرا جرم کیا ہے؟"

"ہمیں اطلاع ملی ہے کہ آپ ہیروئن کا کاروبار کرتے ہیں اور اس وقت بھی آپ کے گھر میں ہیروئن کی کافی مقدار موجود ہے۔" پولیس آفیسر بولا۔

"ارے باپ رے — یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔" کاشر بھائی نے بوکھلا کر کہا۔

"ہمیں یہی اطلاع ملی ہے، لہٰذا ہم آپ کے گھر کی تلاشی لیں گے اور ہیروئن ملنے کی صورت میں آپ کو گرفتار کریں گے۔"

"دیکھیے — آپ کو کسی نے بالکل غلط اطلاع دی ہے، میں ایک شریف آدمی ہوں۔"

www.UrduFanz.com

"تو پھر تلاشی لے لیتے ہیں — جب آپ یہ کاروبار نہیں کرتے تو آپ کے گھر سے بھلا ہیروئن کیوں ملنے لگی۔"

"ہوں ٹھیک ہے — آپ تلاشی لے لیں۔" محمود نے کہا۔

"یہ آپ کیا کر رہے ہیں۔" اس نے گھبرا کر کہا۔

"ہاں! میں ٹھیک کر رہا ہوں — تلاشی لینے دیں۔ آپ کیوں پریشان ہوتے ہیں۔"

اچھی بات ہے — لیکن — آپ پہلے کان میں میری ایک بات سن لیں۔" اس نے پریشان ہو کر کہا۔

"ضرور کیوں نہیں۔" محمود نے کہا اور کان آگے کر دیا۔

"کیا خبر — ہیروئن ان کے پاس ہو — اور وہی یہ یہاں سے برآمد کر دیں۔" کاشر بھائی نے کان میں کہا۔

"نہیں ایسا نہیں ہوتا — آپ ان کی تلاشی لے لیں — یہ کوئی اعتراض نہیں کر سکتے، اس لیے کہ یہ قانون ہے، تلاشی لینے کے لیے آنے والوں کو پہلے اپنی تلاشی دینا پڑتی ہے — دوسرے یہ کہ ان کے ساتھ مجسٹریٹ صاحب بھی ہونے چاہییں — کیوں جناب! آپ اپنے ساتھ مجسٹریٹ صاحب کو بھی لائے ہیں؟"

"جی ہاں! یہ سادہ لباس میں میرے ساتھ مجسٹریٹ ہی ہیں — آپ ہم سب کی تلاشی لے لیں۔"

"آپ ان لوگوں سے اپنا تعارف کیوں نہیں کراتے؟"

"اس کی کیا ضرورت ہے — یہ اپنا کام کرنے آئے ہیں اور یہ کام کر کے جائیں گے۔" محمود نے منہ بنایا۔

"لیکن مجھے ڈر لگ رہا ہے — آپ اس خط کو بھی ذہن میں رکھیں۔"

"اوہ!" ان کے منہ سے نکلا — واقعی — وہ پولیس کے آنے پر اس خط کو تو بھول ہی گئے تھے۔

"کیسا خط — یہ آپ کیا باتیں لے بیٹھے؟"

"میرا خیال ہے — ہم بیٹھ کر بات کر لیتے ہیں۔" محمود بولا۔

"آپ لوگ آخر کون ہیں — یہ ابھی ابھی تعارف کی بات بھی کر چکے ہیں۔"

"ہم محمود، فاروق اور فرزانہ ہیں — انسپکٹر جمشید کے بچے۔"

"اوہ!" ان کے منہ سے ایک ساتھ نکلا۔

ان کے چہروں کے رنگ اڑتے نظر آئے —

www.UrduFanz.com

حوالات میں

اُن کے رنگ اُڑتے دیکھ کر وُہ بہت حیران ہوئے :

" خیر تو ہے ۔ آپ لوگ پریشان کیوں ہوگئے ۔ ہم آپ کے کام میں رکاوٹ نہیں بنیں گے "۔

" آپ کسی خط کا ذکر کر رہے تھے "۔

" ہاں ! ہمیں ایک خط ملا تھا ۔ لیکن اس خط کے ذکر کی یہاں کوئی ضرورت نہیں ۔ آپ تو بس اپنا کام کریں "۔

" ٹھیک ہے "۔

اور پھر تلاشی شروع ہوئی ۔ پہلے انھوں نے پولیس اور مجسٹریٹ کی تلاشی لی ۔ پھر انھوں نے گھر کی تلاشی شروع کی ۔ وہ ساتھ ساتھ تھے ۔ ایک ایک کمرے کو دیکھتے ہوئے وہ سٹور روم میں داخل ہوئے ۔ یہاں چیزیں بے ترتیبی کے عالم میں بکھری پڑی تھیں ۔ پولیس آفیسر ادھر اُدھر بغور دیکھنے لگا ۔ انھوں نے سٹور روم کا ایک ایک کونہ دیکھ ڈالا ۔ اس دوران فرزانہ

تھکی تھکی سی ایک ٹوٹے گملے کو اوندھا کر کے بیٹھ گئی تھی :

" ہمیں افسوس ہے ۔ ہم نے آپ کو زحمت دی "۔ پولیس آفیسر نے کہا ۔

" کوئی بات نہیں ! یہ آپ کا فرض تھا "۔ محمود بولا ۔

" بہت بہت شکریہ ! "

اور پھر وہ چلے گئے :

" حیرت ہے ۔ آخر یہ سب کیا ہے ؟ "

" کم از کم یہ ڈراما نہیں تھا "۔ محمود مسکرایا ۔

" کیا مطلب ؟ " اس نے چونک کر کہا ۔

" ہمیں آپ سے ایسی امید نہیں تھی "۔ فرزانہ بولی ۔

" کیا مطلب ۔ آپ کیا کہنا چاہتی ہیں ؟ " اس نے چونک کر کہا ۔

" ہمارا خیال تھا کہ آپ ایک اچھے آدمی ہیں "۔ فرزانہ بولی ۔

" آپ ۔ آپ کیا چاہتی ہیں ؟ "

" یہ کہ آپ ہماری امید کے خلاف نکلے "۔

" کچھ وضاحت بھی تو کریں نا بھئی "۔ اب وہ بھی جھلا اُٹھا ۔

" اس وقت تو آپ ہماری وجہ سے بچ گئے ۔ لیکن ۔۔۔ "

فرزانہ کے الفاظ درمیان میں رہ گئے ۔ اس وقت دروازے پر پھر دستک ہوئی تھی ۔ وہ چونک اُٹھے ۔ اندازہ پہلے ہی تھا ۔ اس کا مطلب تھا ۔ پولیس ایک بار پھر آئی تھی ۔

www.UrduFanz.com

"محمود تم دروازہ کھول دو، لیکن ان کا ایک منٹ ضرور ضائع کرنا۔" فرزانہ نے دبی آواز میں کہا۔

"اچھی بات ہے۔"

یہ کہہ کر محمود دروازے کی طرف چل پڑا:

"کون؟" محمود نے دروازے پر پہنچ کر کہا۔

"پولیس ایک بار پھر آئی ہے۔"

"اب کیا بات ہے؟" اس نے منہ بنا کر پوچھا۔

"آپ دروازہ کھول دیں فوراً — ورنہ یہ خیال کر لیا جائے گا کہ آپ سرکاری کام میں رکاوٹ بنتے ہیں۔"

"جی نہیں! آپ ایسا ہرگز خیال نہیں کر سکتے — اس لیے کہ ہم نے ابھی تک آپ سے بھرپور تعاون کیا ہے۔"

"تو پھر دروازہ بھی تو کھولیے نا۔"

اور آخر دروازہ کھول دیا گیا — پولیس اندر داخل ہوئی اور ان سے بولی:

"آپ ہماری تلاشی لے لیں۔"

"کیوں — کیا پھر تلاشی کا پروگرام ہے؟"

"ہاں! ہم سے بہت بڑی غلطی ہوئی ہے — اس غلطی کے بارے میں ہم ابھی بتائیں گے — پہلے آپ ہماری تلاشی لے لیں۔" پولیس آفیسر نے کہا۔

ایک بار پھر پولیس کی تلاشی لی گئی — اور پھر پولیس اندر داخل ہو گئی۔

"ہم سے کیا غلطی ہوئی — پہلے یہ بتا دینا چاہیے۔" پولیس آفیسر مسکرایا۔

"ضرور کیوں نہیں۔" وہ بولے۔

"ہم نے آپ لوگوں کی تلاشی کیوں نہیں لی۔"

"اوہ ہاں — واقعی — آپ کو یہ کام کرنا چاہیے تھا — خیر — اب آپ یہ کام بھی کر گزریں۔"

پولیس نے ان سب کی تلاشی لی، لیکن کسی کے پاس سے ہیروئن برآمد نہ ہو سکی — پولیس والوں کے چہرے اتر گئے — وہ کافی پریشان نظر آنے لگے — ایسے میں مجسٹریٹ نے کہا:

"اب آپ لوگوں کو گھر کی بھی ایک بار پھر تلاشی لینی چاہیے — کیا خبر — اب انھوں نے اپنی جیبوں سے ہیروئن نکال کر کہیں اور چھپا دی ہو۔"

"جی کیا مطلب؟" وہ دھک سے رہ گئے۔

"کچھ نہیں — ہم ایک بار پھر گھر کی بھی تلاشی لیں گے۔"

"ضرور — کیوں نہیں۔"

ایک بار پھر گھر کی تلاشی لینے پر بھی کچھ برآمد نہ ہوا اور آخر تنگ آ کر پولیس والے چلے گئے۔

www.UrduFanz.com

"حد ہو گئی — یہ اُمید ہرگز نہیں تھی کہ پولیس ایک ہی دن میں دو بار پریشان کرے گی۔"

"لیکن پولیس والے تھے سچے۔" محمود نے کہا۔

"جی — کیا فرمایا، آپ نے؟" کاشر بھائی زور سے اُچھلا۔

"میں نے کہا ہے — پولیس والے تھے سچے۔"

"یہ کیا بات ہوئی۔"

"محمود! گھر کے دروازے بند کر دو۔"

"کیوں! اب اس کی کیا ضرورت ہے؟" وہ چونکا۔

"اس کی ضرورت ہے — اور اگر ہمیں وہ خط نہ ملا ہوتا تو ہم اس وقت آپ سے ذرا مختلف سلوک کرتے۔"

"پتا نہیں، آپ کیا کہ رہے ہیں۔" اس نے اُلجھن کے عالم میں کہا۔

"چلو بھئی — کر دو دروازہ بند — تاکہ ہم اپنی بات انھیں سمجھا سکیں۔"

اور پھر — تمام دروازے اور کھڑکیاں بند کر دیے گئے۔

"ہاں! اب بتائیں — آپ کیا کہتے ہیں — کیا آپ ہیروئن کا کاروبار کرتے ہیں؟"

"نہیں — ہرگز نہیں۔"

"ہم اعتبار کر لیتے ہیں، لیکن اگر پولیس یہاں سے ہیروئن برآمد

کر لیتی تو ہرگز آپ کی بات پر اعتبار نہ کرتی۔"

"یہ کیا بات ہوئی — جب یہاں سے برآمد ہی کچھ نہیں ہوا۔"

"فرزانہ — انھیں دکھاؤ۔"

فرزانہ سٹور روم میں گئی — ٹوٹا گلا سیدھا کیا، اس میں ایک کھلونا تھا، اس نے ان کے سامنے کھلونا توڑ ڈالا — اس میں سے ہیروئن کے پیکٹ نیچے گر پڑے —

○

چند لمحے تک زور شور سے کانپنے کے بعد کاشر بھائی نے کہا:

"اُف مالک! یہ — یہ کیا؟"

"اس کو ہیروئن کہتے ہیں۔"

"اور یہ یہاں کہاں سے آئی؟"

"یا تو آپ واقعی ہیروئن کا کاروبار کرتے ہیں — یا پھر آپ کے کسی دشمن نے یہ کھلونا اندر پہنچایا تھا — پولیس کو اسی نے اطلاع دی ہو گی — حیرت ہے — اس نے پولیس کو کھلونے کے بارے میں کیوں نہیں بتایا۔" محمود بولا۔

"یہاں تم چوک رہے ہو محمود — پولیس کو کھلونے کے بارے میں بتایا گیا تھا، لیکن بعد میں — جب پولیس یہاں سے پہلی بار

www.UrduFanz.com

ناکام ہو کر گئی — تو فون کرنے والے نے پھر انھیں فون کیا کہ ہیروئن دراصل ایک کھلونے میں ہے اور کھلونا سٹور روم میں ہے لہٰذا وہ پھر آئے تھے، لیکن اس وقت تک میں اس کھلونے کو وہاں سے ہٹا چکی تھی — تمھیں یاد ہو گا — میں نے تم سے ایک منٹ کی مہلت مانگی تھی؟

"اوہ ہاں!" وہ چونکے۔

"بس اس وقت میں نے کھلونے کی جگہ تبدیل کی تھی اور پولیس کے جانے کے بعد کھلونا پھر جگہ پر رکھ دیا۔"

"حیرت ہے — تم نے آخر اس کو کہاں چھپا دیا تھا — یہ اتنا چھوٹا بھی نہیں، ڈرم بجانے والا بھالو۔"

"پہلی بار یہ کھلونا میں نے اس ٹوٹے ہوئے گملے کے اندر رکھ دیا تھا — اور گملا اوندھا کر کے اس پر بیٹھ گئی تھی — جب پھر گھنٹی بجی تو میں سمجھ گئی کہ پولیس کو اور واضح اشارہ ملا ہے — لہٰذا اُدھر محمود دروازہ کھولنے گیا — اِدھر میں نے کھلونا گملے میں سے نکال لیا — اور غسل خانے کے پانی کے ٹینک میں ڈال آئی — خطرہ تو تھا کہ پولیس نے اگر ٹینک کو دیکھ لیا تو وہ کھلونا نکال لے گی — لیکن میں اس وقت اس سے زیادہ کچھ نہیں کر سکتی تھی — اور ان کے جانے کے بعد میں نے کھلونا پھر ٹینک سے نکال کر گملے میں رکھ دیا — یہ ہے کُل کہانی — اب مسٹر کاشر

بتائیں گے کہ یہ ہیروئن کا کام تو کرتے نہیں — پھر ہیروئن کا ان کے ہاں کیا کام؟"

"میں اس بارے میں کچھ نہیں جانتا۔" اس نے کہا۔

"آپ اس کھلونے کے بارے میں تو جانتے ہیں؟"

"یہ تو میں خود بازار سے لایا تھا، لیکن یہ کافی دن کی بات ہے — پھر یہ کھلونا خراب ہو گیا اور میری بچی نے اس کو یہاں پھینک دیا — روزانہ نت نئے کھلونے منگانا اس کا شوق ہے — اور کوئی کھلونا ذرا سا بھی خراب ہو جائے تو اس کو یہاں پھینک دیتی ہے — آپ سٹور میں اور بھی کھلونے دیکھ سکتے ہیں۔"

"ہوں! یہ تو خیر ٹھیک ہے — لیکن سوال پھر وہی ہے — آخر ہیروئن یہاں کیسے پہنچ گئی؟"

"یہ آپ کا کام ہے، آپ معلوم کریں۔"

"اور یہ خط بھی آپ نے نہیں لکھا۔" محمود بولا۔

"نہیں — بالکل نہیں۔" اس نے فوراً کہا۔

"خیر — ہم معلوم کر لیں گے، آپ فکر نہ کریں — یہ بتائیں، آپ کی کسی سے دشمنی تو نہیں — فرزانہ نے خط کے مضمون کو ذہن میں رکھتے ہوئے کہا۔

"نہیں بالکل نہیں۔" اس نے کہا۔

www.UrduFanz.com

"کوئی ایسا شخص — جسے آپ کی موت سے کوئی بڑا فائدہ پہنچ سکتا ہو۔" فاروق بولا۔

"نہیں — میرے پاس اتنی دولت ہی نہیں۔"

"آپ کام کیا کرتے ہیں؟" محمود نے پوچھا۔

"میں ایک سرکاری دفتر میں ملازم ہوں — محکمہ خارجہ میں ہیڈ کلرک ہوں۔"

"ہوں — آپ کے پاس کچھ اہم فائلیں تو نہیں ہوتیں — میرا مطلب ہے — کوئی ایسی فائلیں جن کی بنا پر کوئی آپ کو ختم کرنا چاہتا ہو؟" محمود نے پوچھا۔

"نہیں — ایسی بھی کوئی بات نہیں۔"

"حیرت ہے — پھر آخر کوئی آپ کو کیوں پھنسانا چاہتا ہے؟"

عین اس وقت دروازے پر دستک ہوئی —

"اُف مالک — کیا پھر پولیس آگئی ہے؟" اس نے بوکھلا کر کہا۔

"دستک دینے کا انداز تو وہ نہیں ہے — میں دیکھتا ہوں جا کر۔"

"لل — لیکن یہ ہیروئن۔" فرزانہ نے گھبرا کر کہا۔

"اوہ ہاں! پہلے اس کا انتظام ضروری ہے — یہ کام تم اور فاروق کرو — میں دروازہ کھولنے میں کچھ وقت لگا دوں گا۔"

"ٹھیک ہے۔"

محمود دروازے کی طرف بڑھ گیا — نہ جانے کیوں، اب

ان کے دل دھک دھک کر رہے تھے — وہ حیران تھے کہ یہ ہو کیا رہا ہے — دروازے پر پہنچ کر محمود نے قدرے بلند آواز میں کہا:

"کون صاحب ہیں؟"

"دروازہ کھولیں — باہر پولیس موجود ہے۔" باہر سے کہا گیا۔

"آپ پھر آگئے؟"

"کیا مطلب — ہم تو پہلے نہیں آئے۔" باہر سے کہا گیا۔

"اوہو اچھا — خیر — ایک منٹ ٹھہریے، میں ابھی دروازہ کھولتا ہوں۔"

"لیکن اس میں ایک منٹ ٹھہرنے کی کیا ضرورت ہے؟" باہر سے بے تابانہ انداز میں کہا گیا۔

"اوہ ہاں! واقعی — لیجیے پھر۔" یہ کہہ کر اس نے دروازہ کھول دیا — لیکن دروازے میں کھڑا رہا:

"فرمائیے — کیا بات ہے؟"

"ہمیں صرف کاشر جمالی سے کام ہے۔"

"وہ اندر ہیں — کیا میں انھیں یہاں بلا کر لے آؤں — یا آپ ڈرائنگ روم میں تشریف رکھنا پسند کریں گے؟"

"نہیں — آپ انھیں یہیں لے آئیں۔"

"اوکے سر۔" اس نے کہا اور تیزی سے واپس مڑا۔

www.UrduFanz.com

"چلیے جناب — باہر ایک بار پھر پولیس موجود ہے، لیکن یہ وُہ پولیس نہیں — مطلب یہ کہ اس بار کسی اور علاقے کی پولیس آئی ہے۔" محمود نے کہا۔

"اور وُہ کیا کہتے ہیں؟"

"وُہ بھی صرف آپ سے ملنا چاہتے ہیں — آپ کو دروازے پر بُلا رہے ہیں۔"

"ہوں — اچھا — لیکن — مجھے ڈر لگ رہا ہے۔"

"آپ فکر نہ کریں — ہم دیکھ لیں گے۔"

آخر وہ دروازے پر آئے:

"تو آپ ہیں کاشر بھائی؟"

"جی ہاں! ہوں تو میں ہی۔" اس نے بُرا سا منہ بنایا۔

"ہمارے پاس آپ کی گرفتاری کے وارنٹ ہیں۔"

"میرا جرم؟" اس نے فوراً کہا۔

"منشیات کے ایک اڈے سے ہمیں ایک کوٹ ملا ہے، وُہ کوٹ آپ کا ہے — کیا آپ وضاحت کر سکتے ہیں — آپ کا کوٹ منشیات کے کسی اڈے پر کیسے پہنچا؟"

"یہ بات میرے لیے حیران کُن ہے — ویسے میرا کوٹ ایک دن پہلے گم ہو گیا تھا۔"

"کیا آپ نے اس کی گم شدگی کی رپورٹ درج کرائی تھی؟"

"نہیں — وہ ایک گھٹیا سا کوٹ تھا — اس لیے میں نے ضرورت نہیں سمجھی تھی۔"

"لیکن اب وہی کوٹ آپ کے لیے پھانسی کا پھندا بن جائے گا۔"

"ارے باپ رے — یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔"

"کیا ایسا نہیں ہو سکتا انسپکٹر صاحب — کہ کسی نے ان کا کوٹ چرایا ہو — اور اس شخص کا تعلق منشیات فروشوں سے ہو۔" محمود نے کہا۔

"ہاں! ضرور ہو سکتا ہے، لیکن اس بات کو ثابت کرنے کے لیے وُہ آدمی ہونا ضروری ہے۔" انسپکٹر نے طنزیہ لہجے میں کہا، پھر اس نے اپنے ماتحت کو اشارہ کیا — اور اس نے کاشر بھائی کے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں پہنا دیں۔

"یہ آپ کیا کر رہے ہیں۔"

"آپ فکر نہ کریں — ہم انھیں صرف حوالات تک لے جا رہے ہیں — وہاں ان کا صرف اور صرف بیان لیا جائے گا اور اس کے بعد عدالت میں پیش کریں گے — ان کے وکیل ضمانت کی درخواست دے سکتے ہیں۔"

"یہ تو خیر آپ ہمیں بہلا رہے ہیں — منشیات کے کیس میں آپ عدالت سے ان کا جسمانی ریمانڈ مانگیں گے اور

www.UrduFanz.com

عدالت دے دے گی — پھر آپ تفتیش کریں گے — ان سے اگلوائیں گے کہ ان کا کوٹ وہاں کیوں پایا گیا ہے۔"

"اوہ اچھا — آپ نے یہ اندازہ بھی لگا لیا — حیرت ہے — آپ لوگ کون ہیں اور آپ کا ان سے کیا تعلق ہے؟"

"ہمیں محمود، فاروق اور فرزانہ کہتے ہیں — اور یہ ہمارے دوست ہیں۔"

"کیا!!! وہ بہت زور سے اُچھلے۔

"اس میں اس قدر اُچھلنے کی کیا ضرورت ہے؟" فاروق کے لہجے میں حیرت تھی۔

"ہمارے لیے یہ بات اور بھی حیرت کی ہے کہ آپ یہاں موجود ہیں۔" پولیس آفیسر نے کہا۔

"لیکن کیوں؟ سوال تو یہ ہے۔"

"اس کی بھی ایک وجہ ہے۔" وہ بولا۔

"تو پھر وجہ بتا دیں نا۔"

"ڈی ایس پی صاحب سے جب ہم نے وارنٹ گرفتاری حاصل کیے تھے تو انھوں نے ایک عجیب بات کہی تھی۔"

"اور وہ عجیب بات کیا تھی؟"

"یہ کہ وہاں جو لوگ ان کے ساتھ موجود ہوں — انھیں بھی گرفتار کر لیا جائے۔"

"تو پھر کر لیں گرفتار — سوچ کیا رہے ہیں۔" محمود مسکرایا۔

"نہیں! آپ لوگوں کو میں کس طرح گرفتار کر سکتا ہوں۔" اس نے پریشان ہو کر کہا۔

"اب پھر اپنے آفیسر سے کیا کہیں گے؟"

"بتا دوں گا کہ کاشر بھائی کے ساتھ آپ لوگ تھے۔"

"جیسے آپ کی مرضی — ویسے تو ہم خود آپ کے ساتھ چل رہے ہیں۔"

"لگ — کیوں — آپ وہاں کیا کریں گے؟"

"ان کی دیکھ بھال — ان کے ساتھ کوئی زیادتی نہ ہو جائے کہیں — یہ مظلوم ہیں اور مظلوم کی مدد کرنا ہمارا اُصول ہے۔" محمود نے کہا۔

"آپ فکر نہ کریں — ان کے ساتھ کوئی زیادتی نہیں ہوگی۔"

"ہم ساتھ جائیں گے — کیا آپ کو کوئی اعتراض ہے؟" فاروق نے آنکھیں نکالیں۔

"نہیں بھلا مجھے کیوں اعتراض ہونے لگا۔"

اور پھر وہ پولیس اسٹیشن پہنچے — ان کے سامنے کاشر بھائی کو حوالات میں بند کیا گیا، اس موقعے پر محمود نے اس سے کہا:

"ہم خود آپ کے لیے وکیل کا بندوبست کریں یا آپ کسی وکیل کو [illegible] خود کریں گے

www.UrduFanz.com

"میں ایسے چکروں میں کب پڑتا ہوں جناب! آپ ہی یہ کام کریں۔"

"اچھی بات ہے۔"

عین اس لمحے انھوں نے اپنے پیچھے بھاری قدموں کی آواز سنی — وہ چونک کر مڑے اور حیرت زدہ رہ گئے — ان کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی اور منہ کھلے کے کھلے رہ گئے —

سوئی دکھاؤ

"اس طرح آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر کیا دیکھ رہے ہو بھئی؟" انھوں نے خان رحمان کی آواز سنی — ان کے ساتھ پروفیسر داؤد بھی تھے۔

"اطلاع ملی تھی کہ ہمارے دوست کاشر بھائی کو گرفتار کر لیا گیا ہے، لہٰذا ہم بھی ملنے کے لیے چلے آئے۔"

"آپ کے دوست — آپ نے پہلے تو کبھی ذکر نہیں کیا کہ اس نام کے بھی آپ کے کوئی دوست ہیں۔" محمود کے لہجے میں حیرت تھی۔

"کوئی موقع محل بنتا تو بتاتے نا۔"

"لیکن آپ کو اطلاع کس نے دی انکل؟" فرزانہ نے چونک کر کہا —

"کسی نامعلوم مہربان نے۔"

"نامعلوم مہربان نے۔" فاروق نے کھوئے کھوئے انداز میں کہا۔

"ہاں کیوں — کیا ہوا؟" وہ بولے۔

www.UrduFanz.com

"یہ تو کسی ناول کا نام ہو سکتا ہے۔"

"حد ہو گئی — تمہیں ناولوں کے ناموں کی پڑی ہے — یہ بھی نہیں دیکھتے کہ ہم کس صورت حال سے دوچار ہیں۔"

"بھئی ہم ابھی کام شروع کرتے ہیں — بہت جلد کاشر بھائی کی بے گناہی کا ثبوت حاصل کر لیں گے — اور انھیں حوالات سے نکلوا دیں گے — ہمیں تو صرف اور صرف یہ ثابت کرنا ہے کہ ان کا کوٹ واقعی گم ہو گیا تھا اور بس — اور صاف ظاہر ہے — کوٹ جس کے ہاتھ لگا — منشیات کے اڈے پر اس کا آنا جانا ہے — ورنہ کوٹ وہاں سے کیوں ملتا — انسپکٹر صاحب — ان کا کوٹ کہاں ہے؟"

"ڈی ایس پی صاحب کی اجازت کے بغیر ہم نہیں دکھا سکتے۔"

"منشیات کا وہ اڈا کہاں ہے؟"

"ہوٹل نثار جان کے اندر۔"

"آپ نے اس اڈے پر چھاپہ مارا یا نہیں؟"

"چھاپہ مارا تھا — تبھی تو وہاں سے وہ کوٹ ملا ہے۔"

"اور اس چھاپے کے دوران کتنے آدمی پکڑے گئے؟" فرزانہ نے پوچھا۔

"ہمیں افسوس ہے — ہم ایک بھی آدمی نہیں پکڑ سکے —

اس لیے کہ صرف دو منٹ پہلے کسی نے مخبری کر دی کہ پولیس چھاپہ مارنے کے لیے آ رہی ہے۔"

"آپ نے مخبری کرنے والے کا سراغ لگایا؟"

"ابھی تو آپ کے ساتھ واپس آ رہے ہیں، کیونکہ جونہی ہمیں وہاں سے کاشر بھائی کا کوٹ ملا، ہم نے سوچا، انھیں فوراً گرفتار کرنا چاہیے، تاکہ ان کے ذریعے دوسرے منشیات فروشوں کو پکڑا جا سکے۔"

"تو پھر — اب آپ ان کی مدد سے یہ کام کریں گے۔" محمود نے برا سا منہ بنایا۔

"نہیں — جب انھیں کوٹ کے بارے میں کچھ معلوم ہی نہیں کہ وہاں کیسے پہنچا تو پھر ان کا اس معاملے سے کیا تعلق ہو سکتا ہے — ہماری تو اپنی کوشش ہو گی کہ انھیں جلد فارغ کر دیا جائے اور ان کی فوری طور پر ضمانت ہو جائے۔"

"بہت ٹھیک ہے — انکل — آپ لوگوں کا کیا پروگرام ہے؟"

"بس کاشر بھائی سے دو چار باتیں کر لیں، پھر چلتے ہیں۔"

"تو پھر ہمیں اجازت دیں — اس لیے کہ ہمیں تو اب ہوٹل نثار جان جانا ہے۔"

"تو یار ہم بھی ساتھ چلیں گے — ذرا تمہاری تفتیش کے ڈھنگ دیکھیں گے۔" خان رحمان مسکرائے۔

www.UrduFanz.com

"اچھی بات ہے۔"

"کاشر فکر نہ کریں — یہ لوگ بہت جلد تمہیں یہاں سے نکال لیں گے۔"

"او کے — آپ جائیں — میں بالکل ٹھیک ہوں۔" کاشر بھائی نے کہا۔

"بس! آپ کی دو باتیں پوری بھی ہو گئیں۔"

"نہیں — ایک منٹ — ہاں کاشر — کسی چیز کی ضرورت؟"

"نہیں — فی الحال کچھ نہیں۔"

"اچھا تو پھر ہم چلتے ہیں۔"

اور پھر وہ اس سے ہاتھ ملا کر پولیس اسٹیشن سے باہر نکل آئے، وہ خان رحمان کی کار میں بیٹھ گئے — اپنی کار انھوں نے وہیں چھوڑ دی:

"لیکن بھئی — جمشید کہاں ہے؟" پروفیسر داؤد بولے۔

"ان کا کوئی پتا نہیں — کل سے غائب ہیں۔"

"مطلب یہ کہ کچھ بتا کر نہیں گئے۔"

"ہاں! بالکل۔" فاروق بولا۔

"خیر کوئی بات نہیں — اب ہمیں جلد از جلد کاشر بھائی کو حوالات سے نکلوانا ہے۔"

"ہاں! بالکل — ویسے میرا خیال ہے — ہم وکیل صاحب کو

تو فون کر ہی دیں — تاکہ وہ باقاعدہ ضمانت کا انتظام کر سکیں۔" محمود نے کہا۔

"بالکل ٹھیک۔" وہ ایک ساتھ بولے۔

اب محمود نے محبوب الٰہی وکیل کو فون کیا — ان کے ان سے بہت گہرے تعلقات تھے:

"ہیلو انکل — محمود بات کر رہا ہوں۔"

"انکل محمود — کون انکل محمود — میں کسی انکل محمود کو نہیں جانتا۔" دوسری طرف سے ہنس کر کہا گیا۔

"چلیے خیر — ایک صاحب ہیں کاشر بھائی — کینٹ کے تھانے کی حوالات میں بند ہیں — ان پر منشیات کے کاروبار کا الزام ہے — لیکن وہ بالکل بے گناہ ہیں — آپ ان کی ضمانت کا بندوبست فوری شروع کر دیں۔"

"اچھی بات ہے — ہو جائے گی ضمانت۔" محبوب الٰہی نے فوراً کہا۔

"شکریہ انکل۔" محمود بولا۔

"کون شکریہ انکل — میں کسی شکریہ انکل کو نہیں جانتا۔" انھوں نے ہنس کر کہا اور ریسیور رکھ دیا۔

"چلیے یہ کام بھی ہوا۔" محمود نے فون بند کرتے ہوئے کہا۔

اور پھر ان کی گاڑی ہوٹل تارمان پہنچی — وہ ایک کمرے

www.UrduFanz.com

والی میز کے گرد بیٹھ گئے — جلد ہی بیرا ان کے سروں پر آ
کھڑا ہوا۔

"اس سے پہلے کہ ہم کچھ آرڈر دیں — چند ایک معلومات حاصل
کرنا چاہتے ہیں۔"

"جی فرمایئے۔"

"اور ان معلومات کا آپ کو معقول معاوضہ ادا کریں گے۔"

"بہت خوب! تب تو میں بالکل درست معلومات آپ کو
دوں گا۔"

"تو پھر ٹھیک ہے — ہم آپ کی خدمت میں ایک ہزار
روپے پیش کریں گے۔"

"بہت بہت شکریہ — مجھے پیسوں کی ضرورت بھی ہے۔" وہ
خوش ہو گیا۔

"ہاں تو اب بتائیں — آپ کسی کاشر بھائی کو جانتے ہیں؟"

"کاشر بھائی — نہیں تو۔" اس نے فوراً کہا۔

"یہاں منشیات کا دھندا ہوتا ہے؟"

"نہیں صاحب۔"

"کیا یہاں پولیس والوں نے ایک آدھ دن پہلے چھاپہ مارا تھا۔"

"ہاں! بالکل چھاپہ تو مارا تھا، لیکن پولیس ہوٹل میں کوئی غلط
کام ثابت نہیں کر سکی — پولیس کو کسی نے اطلاع دی تھی کہ یہاں

منشیات کا کاروبار ہوتا ہے۔"

"اسے کوئی اور چیز ہوٹل سے ملی؟"

"ہوٹل کے ایک بڑے ہال میں پولیس کو ایک کوٹ ضرور
ملا ہے۔"

"اور اس ہال میں کیا ہوتا ہے؟"

"وہاں شہر کے بے فکرے بیٹھ کر اپنا وقت گزارتے
ہیں — ایسے میں کسی بے فکرے کا وہ کوٹ ملا ہو گا۔"

"اور پولیس کو اس جگہ سے کوئی بھی چیز منشیات کی قسم کی
نہیں ملی۔"

"نہیں جناب! جب یہاں یہ کام ہوتا ہی نہیں تو ملتی کیسے؟"

"شکریہ! آپ سے ہمیں بہت قیمتی باتیں معلوم ہوئیں —
وہ ہال کس طرف ہے؟"

"دوسری منزل پر برآمدے کے آخر میں۔"

"کیا ہم اس ہال کو دیکھ سکتے ہیں؟"

اب بیرا چونکا — اس نے کہا:

"آپ چاہتے کیا ہیں؟"

"ہم ایک بے گناہ کی جان بچانا چاہتے ہیں — جس کا کوٹ
پولیس کو یہاں سے ملا ہے — پولیس نے اسے منشیات کا کاروبار
کرنے کے جرم میں پکڑ لیا ہے۔"

www.UrduFanz.com

"یہ تو بہت بڑی زیادتی ہے۔"

"ہاں! ہم اس زیادتی کا جواب دینے کی کوشش کر رہے ہیں، کیا آپ اس سلسلے میں ہماری مدد کریں گے؟"

"مجھ سے آپ کس قسم کی مدد چاہتے ہیں؟" اس کے لہجے میں حیرت تھی۔

"پہلے تو ہمیں اس کمرے کا اندر سے جائزہ لینے دیں۔ اس کے بعد ہمارے چند اور سوالات کے جواب دے دیجیے گا — بس یہ آپ کی مدد ہو جائے گی۔"

"اس ہال کے دروازے پر تالا لگا دیا گیا تھا — پولیس کے چھاپے کے بعد اس کو ابھی تک کھولا نہیں گیا، لہٰذا یہ کام میرے لیے خطرناک ہوگا۔"

"تو پھر دو ہزار روپے کما لیں۔"

"اوہ اچھا — تب پھر میں آپ کو خاموشی سے چابی لا دیتا ہوں — آپ خود جا کر کمرے کا جائزہ لے لیں اور نیچے آ کر جاتے وقت خاموشی سے چابی مجھے پکڑاتے جائیں۔"

"بہت خوب! آپ تو بہت عقل مند ہیں۔"

"شکریہ۔" وہ بولا۔

اور پھر اس نے چابی لا دی اور آہستہ سے بولا:

"آپ میرے دو ہزار مجھے دے دیں، کیونکہ میں اپنا اصل

کام کر چکا ہوں۔"

"ہاں! یہ ٹھیک ہے۔" محمود نے کہا، جیب سے پرس نکالا اور دو ہزار کے نوٹ گن کر اس کے حوالے کر دیے۔

پھر وہ اٹھ کھڑے ہوئے — دوسری منزل پر پہنچ کر انھوں نے ہال کا دروازہ کھولنے سے پہلے اِدھر اُدھر دیکھا، کوئی ان کی طرف متوجہ نہیں تھا — انھوں نے چابی لگائی اور اندر داخل ہو کر دروازہ پھر سے بند کر لیا۔

یہ واقعی ایک بڑا کمرہ تھا، لیکن اس حد تک خالی تھا کہ کمرے میں کوئی چیز بھی نہیں تھی — جیسے جھاڑو پھیر دی گئی ہو — اس کے باوجود انھوں نے کمرے کو اچھی طرح دیکھا بھالا — اس کے ایک ایک انچ کا جائزہ لیا — کمرے میں جو الماریاں تھیں — ان کے دروازوں پر تالے نہیں تھے — انھوں نے ان الماریوں کو بھی دیکھا، لیکن وہ بھی بالکل خالی تھیں۔

"یہ کس قدر عجیب بات ہے۔" محمود بڑبڑایا۔

"کون سی بات کس قدر عجیب ہے بھئی؟" فرزانہ چونکی۔

"اس کمرے سے پولیس کو کوٹ مل گئی — جب کہ یہاں ایک سوئی کے برابر بھی کوئی چیز نہیں ہے۔"

"یہ بات واقعی عجیب ہے — فون کر کے پوچھو۔" فاروق نے فوراً کہا۔

www.UrduFanz.com

"کمرے میں فون بھی نہیں ہے — اب ہم اپنی گاڑی میں سے ہی فون کر سکیں گے۔"

"تت — تم نے کیا کہا تھا؟" فاروق چونکا۔

"ی کر — م — مگر — کیا — کس بارے میں؟" محمود نے اسے گھورا۔

"تم نے ابھی ابھی لفظ سوئی استعمال کیا تھا۔" فاروق کھوئے کھوئے انداز میں بولا۔

"ہاں تو پھر — اس سے کیا ہوتا ہے — کیا یہاں لفظ سوئی استعمال کرنا منع ہے؟"

"نہیں — مجھے اس کمرے میں ایک عدد سوئی نظر آ گئی ہے — اور غالباً صفائی کرنے والوں کی نظر چوک گئی، ورنہ وہ یہ سوئی بھی نہ چھوڑتے۔"

"سوئی — کہاں ہے سوئی — کس سوئی کی بات کر رہے ہو تم؟" فرزانہ نے بُرا سا منہ بنایا۔

"اگر میں سوئی کی بات کر بیٹھا ہوں تو اس میں اس قدر بُرا ماننے کی کیا بات ہے — میں نے صرف سوئی کی بات کی ہے، کسی طیارہ شکن توپ یا کسی میزائل کی بات تو نہیں کی۔" فاروق نے جلدی جلدی کہا۔

"یار مذاق نہ کرو — سوئی دکھاؤ۔"

"یہ دیکھو — یہ رہی۔"

اس نے ایک الماری کے نچلے خانے کی ایک درز کی طرف اشارہ کیا — وہاں واقعی ایک سوئی موجود تھی — لیکن یہ سوئی نہ تو کپڑا سینے کی سوئی تھی — نہ عام پن تھی — کاغذ میں لگانے والی — بلکہ ایک عجیب سی سوئی تھی — دونوں طرف سے نوکیلی سوئی۔

"شاید یہ بلو پائپ میں رکھ کر پھینکنے والی سوئی ہے۔" فاروق بڑبڑایا۔

"لو — اب یہ حضرت سوئی سے بلو پائپ پر جا پہنچے۔" محمود نے اسے گھورا۔

"بھئی اب یہ اس سوئی سے تو کسی بلو پائپ تک ہی جا سکتا ہے — کسی ہوائی جہاز تک تو جا نہیں سکتا۔" پروفیسر داؤد مسکرا دیے۔

"آپ تو بس ہر وقت اس کی طرف داری کرتے رہتے ہیں۔"

"تو مجھے کیا کرنا چاہیے — ہر وقت اس کی مخالفت؟" پروفیسر داؤد ہنسے۔

"چلیے آپ بتا دیں — اس سوئی کا یہاں کیا کام — جب کہ یہاں کوئی چیز بھی نہیں ہے — اور اس کوٹھی کا یہاں کیا کام؟"

"میں کس طرح بتا دوں — میں کیا کوئی جاسوس ہوں۔"

www.UrduFanz.com

پروفیسر داؤد بولے۔

"میرا خیال ہے — ہم اس سوئی کو لے چلتے ہیں — اور گاڑی میں بیٹھ کر پولیس اسٹیشن فون کرتے ہیں — یوں تو کوئی بات پتے نہیں پڑے گی۔"

"بالکل ٹھیک — چلو یہاں وقت ضائع کرنے کا کوئی فائدہ نہیں۔" محمود نے کہا۔

"خیر — وقت تو ضائع نہیں ہوا۔" فاروق بولا۔

"یہ تم کیسے کہہ سکتے ہو — یہاں سے ملا ہی کیا ہے؟"

"سوئی کو نہ بھولو — سوئی ملی ہے۔" فاروق نے جھلا کر کہا۔

"لیکن وہ ہمارے کس کام کی۔"

"میرا خیال ہے — اس ہال میں دراصل کوئی قتل ہوا تھا۔" فاروق نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کیا کہا — قتل — ارے باپ رے — ایسی خوف ناک باتیں تو نہ کرو۔"

"اور اس قتل کے آثار ضائع کرنے کے لیے کمرے میں اس قدر صفائی کی گئی — اس قتل کا عینی گواہ کاشر بھائی ہے، لہٰذا اسے منشیات کے کیس میں پھانسا گیا ہے — اسے دھمکی دی گئی ہوگی کہ اگر اس نے اس قتل کے بارے میں زبان کھولی تو پھر اسے ہمیشہ کے لیے جیل بھجوا دیا جائے گا۔"

"یہ کہانی دل کو نہیں لگتی۔" محمود بولا۔

"تو پھر — جو کہانی دل کو لگتی ہے — وہ تم سنا دو — ہم سننے کے لیے تیار ہیں، کیوں فرزانہ — انکل — آپ لوگ سننے کے لیے تیار ہیں نا۔"

"کہانی اور ہم سننے کے لیے تیار نہ ہوں۔" خان رحمان نے مسکرا کر کہا۔

"چلو محمود — سناؤ کہانی۔" فاروق مسکرایا۔

"تمھارا تو چل گیا ہے دماغ — جو منہ میں آ رہا ہے، بس کہے چلے جا رہے ہو۔"

"تب پھر تم بتا دو نا — اصل بات کیا ہے؟"

"حالات کا جائزہ لینے کے بعد بتا سکیں گے ہم دونوں۔" محمود نے کہا۔

"بالکل ٹھیک — پہلے پولیس اسٹیشن کو فون کرنا ہے — اس کے بعد ہی کچھ کہا جا سکتا ہے۔"

عین اس وقت قدموں کی چاپ سنائی دی — ان کے کان کھڑے ہو گئے، چاپ اس ہال کے دروازے پر آ کر رک گئی۔

"ایسا معلوم ہوتا ہے — جیسے اندر کوئی ہے — لیکن پولیس نے تو اس کمرے کو بند کر رکھا ہے — اور حکم دے رکھا ہے کہ اس کو استعمال نہ کیا جائے — پھر اس میں

www.UrduFanz.com

کون ہو سکتا ہے؟" ایک بھاری بھرکم آواز سنائی دی۔

"نش — شاید — ہوٹل کا کوئی ملازم — بے ایمان ملازم"

"اور وہ کیا کر رہا ہے؟"

"دیکھتے ہیں"

ان الفاظ کے ساتھ ہی دروازے پر دستک ہوئی —

گودام

انھوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا — جیسے کہ رہے ہوں، اب کیا کیا جائے، لیکن دروازہ تو اب انھیں کھولنا ہی تھا — دروازہ کھلتے ہی ان کی نظر دو لمبے قد کے آدمیوں پر پڑی — ان میں ایک کے جسم پر بہت زیادہ قیمتی لباس تھا جب کہ دوسرا بھی قیمتی لباس میں تھا، لیکن پہلے سے کم۔ دوسرے یہ کہ وہ اس سے قدرے پیچھے اور باادب کھڑا تھا۔

"آپ کون ہیں — آپ کو یہاں دیکھ کر حیرت ہوئی — میرا خیال تھا کہ اس کمرے میں کوئی ملازم آ گیا ہے"

"جی نہیں! ہم اس ہوٹل کے ملازم نہیں ہیں — آپ کی تعریف؟" محمود مسکرایا — اس کے اطمینان اور سکون پر انھیں حیرت سی ہوئی —

"میں اس ہوٹل کا مالک ہوں — سیٹھ افتخار — یہ میرے مینجر ہیں نوازش خان — اب ذرا آپ لوگ اپنا تعارف بھی

www.UrduFanz.com

کرا دیں۔"

"میں محمود ہوں ، یہ فاروق ، فرزانہ ، پروفیسر داؤد صاحب اور خان رحمان صاحب ہیں۔"

"چلیے یہ تو ہو گیا تعارف — آپ یہاں کیوں نظر آ رہے ہیں — اب یہ بھی بتا دیں۔"

"ہم کاشر بھائی کیس کی تفتیش کر رہے ہیں — پولیس نے منشیات کی تلاش میں اس ہوٹل پر چھاپہ مارا تھا — خاص طور پر اس کمرے پر — کیونکہ انھیں اطلاع ملی تھی کہ اس کمرے میں منشیات کا ذخیرہ موجود ہے ، لیکن جب پولیس یہاں پہنچی — تو اسے یہاں صرف ایک کوٹ ملا — کیا یہ بات درست ہے؟"

"ہاں ! درست ہے — کیا آپ پرائیویٹ سراغرساں ہیں — کیونکہ پولیس تو اپنا کام ختم کر کے جا چکی ہے۔"

"نہیں — ہم پرائیویٹ نہیں — سرکاری سراغرساں ہیں۔" فاروق مسکرایا۔

"سرکاری سراغرساں تو وردیوں میں ہوتے ہیں۔" نوازش خان نے منہ بنایا۔

"کچھ سادہ لباس والے بھی ہوتے ہیں۔"

"اوہ ! تو آپ خفیہ پولیس والے ہیں۔"

"ہاں ! یہی سمجھ لیں۔"

"لیکن آپ یہاں کیسے پہنچے — اور اگر آپ کو اس کمرے کا جائزہ لینا ہی تھا تو آپ نے مجھ سے یا میرے مینجر سے رابطہ کیوں نہیں کیا؟"

"ہم ذرا خاموشی سے جائزہ لینا چاہتے تھے۔"

"کیا آپ اپنے کارڈز دکھا سکتے ہیں؟"

"ضرور کیوں نہیں۔"

فاروق نے اپنے کارڈز نکال کر اُن کی طرف بڑھا دیے — کارڈز دیکھ کر وہ اور بھی حیران ہوئے —

"پھر آپ جائزہ لے چکے۔"

"جی ہاں ! یہاں تو کچھ بھی نہیں ہے۔"

"میرے لائق کوئی خدمت ہو تو میں حاضر ہوں۔"

"پولیس کی آمد سے پہلے کیا یہ کمرہ اسی طرح خالی تھا — یا اس میں کچھ سامان وغیرہ تھا؟"

"جی نہیں — یہ خالی ہی تھا۔" اس نے کہا۔

"تب پھر ! اس میں کوٹ کہاں سے آ گیا تھا؟"

"کوٹ کی کہانی مجھے نہیں معلوم — پولیس کو معلوم ہے — جب پولیس یہاں داخل ہوئی تو اسے اندر کوٹ پڑا ملا تھا — میں نے اور میرے مینجر نے کوٹ نہیں دیکھا تھا۔"

"اوہ — اس کا مطلب ہے — یہ بات پولیس کی جھوٹی ہے۔"

www.UrduFanz.com

"ہم کیا کر سکتے ہیں — آپ خود پولیس سے کیوں نہیں پوچھتے؟"

"ہم ضرور پوچھیں گے — اب تو یہی کام کریں گے — کیا اس سے پہلے بھی کبھی پولیس نے آپ کے ہوٹل پر چھاپہ مارا ہے؟"

"نہیں، زندگی میں پہلی بار ایسا ہوا ہے۔"

"کیا آپ منشیات کا کاروبار کرتے ہیں؟"

"نہیں!" اس نے فوراً کہا۔

"اچھا شکریہ — اب ہم چلیں گے۔"

"آپ نے یہ نہیں بتایا کہ اندر کس طرح داخل ہوئے تھے، جب کہ کمرے کو تالا لگا ہوا تھا۔"

"ایک بیرے کی خدمات حاصل کی تھیں، لیکن اب آپ اس بیرے کو کچھ نہ کہیے گا۔" خان رحمان مسکرائے۔

اور وہ دونوں منہ بنا کر رہ گئے — وہ ہوٹل سے باہر نکل آئے:

"میرا خیال ہے — فون پر بات کرنے سے یہ بہتر رہے گا کہ ہم خود جا کر پولیس انسپکٹر سے بات کریں — اس طرح کاشر بھائی سے بھی ملاقات ہو جائے گی۔"

"ٹھیک ہے۔" پروفیسر داؤد بولے۔

"میں اب تک اس بات پر حیران ہوں کہ وہ خط کس نے لکھا تھا۔"

"یہ بات بھی سامنے آ جائے گی — پہلے پولیس اسٹیشن۔"

وہ پولیس اسٹیشن پہنچے — انسپکٹر وہاں موجود تھا، انہیں دیکھ کر اس کی آنکھوں میں الجھن تیر گئی:

"آپ کو شاید ہمارا دوبارہ آنا ناگوار گزرا۔"

"جی — جی نہیں — آپ بتائیں، میں کیا خدمت کر سکتا ہوں؟"

"آپ کا نام دلاور بیگ ہے نا؟"

"جی ہاں! بالکل۔" وہ بولا۔

"آپ نے ہوٹل شادجان پر چھاپہ مارا تھا — اس لیے کہ کسی نے آپ کو اطلاع دی تھی کہ اس ہوٹل میں منشیات کا کاروبار ہوتا ہے — خاص طور پر دوسری منزل کے ایک ہال میں منشیات کے ذخیرے کی اطلاع آپ کو ملی تھی — یہ بات درست ہے؟"

"جی ہاں بالکل یہی درست ہے۔"

"آپ نے وہاں چھاپہ مارا، لیکن منشیات نام کی کوئی چیز نہیں ملی — کمرہ بالکل خالی تھا — اس حد تک خالی جیسے اس میں جھاڑو پھیری گئی ہو۔"

"جی ہاں! یہی بات ہے، لیکن وہاں — کمرے کے فرش پر ایک کوٹ پڑا تھا — اور وہ کوٹ کاشر بھائی کا ثابت ہوا، کیونکہ اس میں کچھ کاغذات تھے۔"

www.UrduFanz.com

"لہذا آپ کاشر بھائی کو گرفتار کرنے کے لیے پہنچ گئے؟"

"ہاں! اور کیا کرتا۔" اس نے منہ بنایا۔

"لیکن جب وہاں سے کوئی نشہ آور ادویات نہیں ملیں تو پھر آپ کاشر بھائی کو کس طرح گرفتار کر سکتے تھے؟"

"ہم نے اس معاملے کی تفتیش کرنے کے لیے انھیں گرفتار کیا ہے، کیونکہ یہ بات بہت عجیب ہے — کہ ایک شخص کا کوٹ وہاں سے ملے، جب کہ اس کا کوئی تعلق ہوٹل سے نہ ہو۔"

"ان کا بیان ہے کہ ان کا کوٹ چوری ہو گیا تھا — چور نے کوٹ اس ہال میں کیوں پہنچایا — یہ تو چور بتا سکتا ہے۔"

"میں نے بتایا نا — ہم نے انھیں صرف تفتیش کرنے کے لیے گرفتار کیا ہے — اگر یہ بے گناہ ثابت ہوئے تو صبح تک چھوڑ دیا جائے گا۔"

"لیکن ابھی کیوں نہیں چھوڑ دیتے آپ — ان پر الزام تو کوئی نہیں ثابت ہوا — پہلے تو ہم یہ سمجھے تھے کہ ان کا کوٹ منشیات کے کسی گودام سے ملا ہے۔"

"میرے پاس تو اوپر کے آرڈر ہیں — آپ ڈی ایس پی صاحب سے بات کر لیں۔"

"اور آپ کے ڈی ایس پی صاحب کا نام کیا ہے؟"

"شہزور کرامت۔"

"ہم ان سے بھی بات کریں گے — وہ اس وقت کہاں ہوں گے؟"

"اس وقت گھر ملیں گے — پولیس کالونی میں ان کی رہائش ہے۔"

"شکریہ — ہم ذرا کاشر صاحب سے دو باتیں کر سکتے ہیں؟"

"جی ہاں! ضرور۔"

وہ حوالات تک پہنچے، کاشر بھائی انھیں دیکھ کر کھڑا ہو گیا:

"کیا بنا؟" اس نے بے چین ہو کر کہا۔

"آپ جلد حوالات سے باہر ہوں گے — فکر نہ کریں — ایک دو سوالات کے جوابات دے دیں — آپ کا کوٹ کب چوری ہوا تھا؟"

"کل کسی وقت — بلکہ شاید کل رات — میرا خیال ہے، گھر میں کوئی چور گھس آیا تھا — بس کوٹ اس کے ہاتھ لگا اور وہ لے گیا — دوسرے دن دوپہر کے قریب مجھے کوٹ کا خیال آیا تو اس کو غائب پایا — حیرت سی ہوئی — لیکن چونکہ کوٹ میں نقدی وغیرہ نہ تھی اور کوٹ بھی بہت سستا تھا، اس لیے رپورٹ درج کرانے کی ضرورت محسوس نہیں ہوئی — اب سوچتا ہوں — رپورٹ درج کرانی چاہیے تھی۔"

"ہوں — آپ کبھی ہوٹل سادجان گئے ہیں؟"

www.UrduFanz.com

"م — میں — نہیں تو — کیوں ، یہ آپ نے کیوں پوچھا؟"

"آپ کا کوٹ ہوٹل شادجان میں ملا ہے نا؟"

"اوہ اچھا — میں تو اس نام کے کسی ہوٹل سے واقف تک نہیں۔"

"تمام حالات صرف اور صرف ایک طرف اشارہ کر رہے ہیں اور وہ یہ کہ آپ کو زبردستی پھانسنے کی کوشش کی گئی ہے اور وہ بھی بہت بھونڈے طریقے سے — پھنسانے والے نے یہ بھی نہ سوچا کہ اس طرح آپ ہرگز زیادہ دیر تک اندر نہیں رہ سکیں گے — پہلے تو اس نے آپ کے گھر میں ہیروئن پہنچائی — یہ بات تو خیر ہم نے اپنے تک رکھی — پولیس کو اس کی ہوا نہیں لگنے دی — جب آپ کے دشمن نے دیکھا کہ وار خالی گیا تو اس نے بہت جلدی میں کوٹ والا منصوبہ ترتیب دیا — اگرچہ کوٹ وہ پہلے ہی چوری کر چکا تھا یا کروا چکا تھا۔" محمود تیز لہجے میں کہتا چلا گیا۔

"ان تمام باتوں پر میں پہلے ہی حیران ہوتا رہا ہوں۔"

"آپ صرف اتنا بتا دیں — آپ کو کسی سے کیا دشمنی ہے؟"

"یہی بات تو میں نہیں جانتا۔"

"اچھا خیر — آپ نوازش خان نامی کسی آدمی کو جانتے ہیں؟"

"نہیں — یہ کون ہے؟"

"ایک منشی — سیٹھ اقرار نامی آدمی کو؟"

"اس نام کے آدمی کو بھی میں نہیں جانتا۔"

"اور شہروز کرامت کو؟"

"جی نہیں — یہ تینوں نام بالکل نئے ہیں۔"

"شکریہ ! اب ہم چلیں گے — آپ بہت جلد باہر آ جائیں گے، فکر نہ کریں۔"

"آپ کا بہت بہت شکریہ — آپ میرے لیے اتنا کچھ کر رہے ہیں۔"

"یہ ہمارا فرض ہے — ارے ہاں ! آپ چند جملے اس کاغذ پر لکھ دیں۔"

"کیا مطلب — میں کیا لکھ دوں؟"

"کچھ بھی لکھ دیں — آسمان پر بادل ہیں — موسم خوشگوار ہے — کیا آپ میری مدد کریں گے — کوئی مجھے قتل کرنا یا کروانا چاہتا ہے۔"

"میں سمجھ گیا — آپ میری تحریر اس خط کی تحریر سے ملانا چاہتے ہیں — لیکن وہ خط میں نے نہیں لکھا تھا، اگر لکھا ہوتا تو میں کیوں یہ بات چھپاتا۔"

"آپ جملے لکھ دیں۔" فاروق نے منہ بنایا۔

www.UrduFanz.com

اس نے جملے لکھ دیے — اور پھر وہ انسپکٹر فولاد بیگ کے پاس آئے:

"آپ ذرا اس کاغذ پر چند جملے لکھ دیں۔"

"کیا مطلب — میں جملے کیوں لکھ دوں؟"

"کاشر بھائی کے نام سے ہمیں ایک خط ملا تھا، لیکن ان کا کہنا ہے کہ وہ خط انھوں نے نہیں لکھا تھا — اب سوال یہ ہے کہ کس نے لکھا اور کیوں لکھا؟"

"اور آپ کا خیال یہ ہے کہ میں نے لکھا تھا۔" اس نے جھنجھلا کر کہا۔

"آپ نے نہیں لکھا تھا تو تحریر دے دینے میں حرج کیا ہے؟"

"ہوں ٹھیک ہے۔"

اور پھر انھوں نے اس سے بھی چند جملے لکھوائے۔ پھر پولیس کالونی پہنچے — لیکن ڈی ایس پی شہزور کرامت گھر میں نہیں تھے — تھوڑی دیر پہلے ہی اپنے علاقے کا گشت لگانے نکل گئے تھے؛ چنانچہ وہ واپس ہوٹل شاد جان پہنچے — ہوٹل کا مالک اور مینجر انھیں دیکھ کر چونکے،

"کیا کوئی بات رہ گئی جناب؟"

"جی ہاں! آپ دونوں کے ہاتھ کی تحریر ہم نے حاصل

نہیں کی۔"

"تحریر — کیا مطلب — ہماری تحریر کی آپ کو کیا ضرورت پڑ گئی؟"

"بس پڑ گئی — آپ اس کاغذ پر کچھ جملے لکھ دیں۔"

"اور اگر ہم نہ لکھ کر دیں؟"

"تو آپ سے زبردستی لکھوائے جائیں گے۔"

"لیکن اپنے وکیل کے مشورے کے بغیر آپ لوگوں کو ہم تحریر نہیں دے سکتے۔"

"تو مشورہ کر لیں — ہم زیادہ دیر انتظار نہیں کر سکتے۔" محمود نے منہ بنایا۔

سیٹھ اقرار نے اسی وقت فون پر نمبر ملائے اور سلسلہ ملنے پر تحریر کی بات شروع کر دی — آخر ریسیور رکھ کر سیٹھ اقرار نے کہا:

"ٹھیک ہے — ہم تحریر دینے کے لیے تیار ہیں۔"

"آپ کے وکیل کا نام؟" فرزانہ نے پوچھا۔

"لگ — کیوں — وکیل کا نام کیوں پوچھا آپ نے؟"

"اگر آپ بتانا پسند نہیں کرتے تو رہنے دیں۔"

"ن — نہیں — نہیں — ایسی کوئی بات نہیں — میرے وکیل کا نام ایاس قمر ہے۔"

www.UrduFanz.com

"شکریہ — اب جملے لکھ دیں — اور اپنا اس فرم کا پتا بھی لکھ دیں۔" محمود نے کہا۔

جملے اور پتا لکھوا کر وہ باہر آگئے — وکیل کا دفتر تلاش کرنے میں انہیں کچھ وقت لگا — اس نے جب انہیں سوالیہ نظروں سے دیکھا تو وہ مسکرا دیے — پھر اپنے کارڈز ان کے سامنے رکھتے ہوئے محمود نے کہا:

"آپ کے ہاتھ کی بھی ہمیں تحریر چاہیے۔"

"سوال یہ ہے کہ آپ کس کیس پر کام کر رہے ہیں — کیا کوئی قتل ہو گیا ہے؟"

"شاید ہوا بھی ہو — ورنہ ایک شخص کو ساری زندگی کے لیے جیل بھجوا دینے کی سازش تو کم از کم ہوئی ہے۔"

"تب پھر ایسا پولیس کی مدد کے بغیر نہیں کیا جا سکتا — آپ پولیس کو ٹٹولیں، میرے پاس کیوں آئے ہیں۔" اس نے منہ بنایا۔

"اس لیے کہ آپ سیٹھ اقرار کے وکیل ہیں — سیٹھ اقرار ہوٹل شادجان کا مالک ہے — ہوٹل شادجان کے ہال میں کاشر بھائی کا کوٹ ملا ہے، وہاں سے منشیات برآمد نہیں ہوئیں — لیکن اس کے باوجود پولیس نے اسے گرفتار کیا ہے — ہے کوئی تُک۔"

"آپ کا اپنا تعلق بھی تو آخر پولیس سے ہے — آپ آئی جی سے کہہ کر اسے رہا کروا لیں۔" وکیل نے بُرا سا منہ بنایا۔

"ہم ایسا تو جب چاہیں کر سکتے ہیں، لیکن ہم تیل دیکھنا چاہتے ہیں، تیل کی دھار دیکھنا چاہتے ہیں۔"

"اچھی بات ہے — لیکن میرا اس معاملے سے کیا تعلق، آپ میری تحریر کیوں چاہتے ہیں؟"

"آپ کا تعلق سیٹھ اقرار سے تو ہے نا — بس آپ تحریر دے دیں۔"

"اچھی بات ہے — اگرچہ میرا اس معاملے سے دور کا بھی تعلق نہیں بنتا۔" اس نے جھلا کر کہا اور چند جملے لکھ دیے۔

وہ وہاں سے سیدھے ڈی ایس پی شہزور کرامت کے پاس پہنچے — اب وہ مل گیا — اس نے انہیں تیز نظروں سے گھورا اور کہا:

"آپ میرے پاس کس لیے آئے ہیں؟"

"آپ کے پاس تو ہمیں آنا ہی تھا — آخر کاشر بھائی کو آپ حوالات میں کیوں رکھنا چاہتے ہیں — جب کہ ان کا کوئی جرم نہیں ہے۔"

"ایک نامعلوم آدمی کا یہ دعویٰ ہے کہ وہ یہ بات ثابت کر سکتا ہے کہ کاشر بھائی منشیات کا کاروبار کرتا ہے — لہٰذا

www.UrduFanz.com

ہم تفتیش کرنے پر مجبور ہیں۔"

"ہوں — خیر — آپ تحریر دے دیں۔"

"تحریر دے دوں — کیا مطلب؟"

"ہمیں آپ کے ہاتھ کی تحریر چاہیے۔"

"کیا آپ لوگوں کے دماغ چل گئے ہیں۔ آپ اور مجھ سے میرے ہاتھ کی تحریر مانگ رہے ہیں۔"

"ہاں! کیا کیا جائے — مجبوری ہے۔"

"کیسی مجبوری — کیا آپ سمجھتے ہیں — یہ سارا چکر میں چلا رہا ہوں؟"

"یہ تو ہمیں پتا نہیں کہ چکر کون چلا رہا ہے، لیکن اتنا کہہ سکتے ہیں کہ کوئی نہ کوئی چکر چلا ضرور رہا ہے — وہ کوئی بھی ہو سکتا ہے — اور سراغرسانی کا سب سے اہم اصول یہ ہے کہ کسی کو شک سے بری نہ سمجھو — جب بھی کسی کو شک سے بری سمجھا جاتا ہے — سراغ لگانے والا ناکام ہو جاتا ہے — اور ہم اس کیس میں ناکام نہیں ہونا چاہتے، اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ ہمارے والد صاحب کسی دوسرے کیس میں مصروف ہیں — اگر وہ اس کیس پر کام کر رہے ہوتے تو ہم کبھی آپ کو پریشان نہ کرتے — اگرچہ وہ بھی آپ سے تحریر ضرور لکھواتے۔"

"سوری! مجھے تحریر دینے کی کوئی مجبوری نہیں ہے — نہیں

دوں گا۔" اس نے کہا۔

"آپ قانون کے محافظ ہو کر قانون کے راستے میں دیوار بن رہے ہیں۔" محمود بولا۔

"تحریر نہیں دوں گا — آپ کچھ بھی کر لیں۔"

محمود نے جیب میں ہاتھ ڈالا اور صدر صاحب کا خصوصی اجازت نامہ نکال کر اس کے سامنے رکھ دیا:

"اس کو پڑھ لیں — یہ آپ کے لیے وارنٹ ہیں۔"

"وارنٹ — کیا مطلب؟" وہ زور سے اچھلا، پھر جلدی جلدی اس تحریر کو پڑھا اور سکتے میں آ گیا — پھر خاموشی سے اس نے کاغذ قلم سنبھالا اور تحریر لکھ دی، لیکن آنکھوں میں ان کے لیے نفرت تھی —

"شکریہ جناب!" وہ اٹھ کھڑے ہوئے۔

اب وہ گھر کی طرف روانہ ہوئے، کیونکہ اس کیس کے سلسلے میں وہ جو کچھ کر سکتے تھے، کر چکے تھے — اب انھیں اس خط کی تحریر کو سب لوگوں کی تحریروں سے ملانا تھا —

"امی جان! بھوک بہت لگی ہے — زیادہ سے زیادہ کتنی دیر میں کھانا مل سکتا ہے؟"

"زیادہ سے زیادہ تین منٹ میں اور کم از کم ڈیڑھ منٹ میں۔"

www.UrduFanz.com

"تب آپ تین منٹ والا ہی کھانا تیار کر دیں — اس قدر کم وقت بھی آپ کو نہیں دینا چاہیے۔"

"اچھی بات ہے — آپ لوگ بیٹھیں۔"

"شکریہ بھابھی۔" پروفیسر داؤد اور خان رحمان نے کہا۔

"اوہ ہاں! جب سے ہم گھر سے گئے ہیں — ابا جان تو نہیں آئے؟"

"نہیں۔" وہ بولیں۔

"ان کا کوئی فون بھی نہیں آیا؟"

"بالکل نہیں۔" انھوں نے کہا۔

کھانے سے فارغ ہو کر وہ ڈرائنگ روم میں آ گئے۔ انھوں نے وہ خط نکالا، جو انھیں ملا تھا — اور جس کے نیچے کاشر بھائی کا نام لکھا تھا، لیکن کاشر بھائی کا اس خط کے بارے میں کہنا تھا کہ وہ خط انھوں نے نہیں لکھا تھا:

"اگر یہ خط کاشر بھائی نے نہیں لکھا تھا تو پھر کسی کو کیا ضرورت پیش آ گئی تھی خط لکھنے کی؟"

"ہو سکتا ہے — خط کاشر بھائی نے ہی لکھا ہو، لیکن اب وہ اس بات کو چھپا رہے ہوں — اس لیے کہ اس صورت میں انھیں ہمارے بہت سے سوالات کے جوابات دینا پڑیں گے — یہ کہ انھیں کس طرح معلوم ہوا کہ کوئی انھیں قتل کرنا یا کروانا

چاہتا ہے اور یہ کہ وہ بہت اثر رسوخ کا آدمی ہے، لیکن جب اس نے اس بات سے ہی انکار کر دیا کہ خط انھوں نے لکھا ہے — تو پھر ہم ان سے کوئی سوال کرنے کے قابل نہیں رہ گئے — یہ ہے وجہ۔"

"اس کا مطلب ہے — خط انھوں نے ہی لکھا ہے۔" پروفیسر داؤد بولے۔

"ہم ابھی یقین سے کچھ نہیں کہہ سکتے۔"

"خیر — جب تم یقین سے کچھ کہنے کے قابل ہو جاؤ تو ہمیں ضرور بتا دینا۔" خان رحمان نے بُرا سا منہ بنایا۔

خط کی تحریر کو انھوں نے بہت غور سے دیکھا اور پھر باری باری ہر ایک کی تحریر سے ملا کر اس تحریر کو دیکھا — سب سے پہلے انھوں نے خود کاشر بھائی کی تحریر اس خط کے ساتھ رکھی — اور غور سے دیکھا — لیکن دونوں تحریریں بالکل مختلف تھیں — اب انھوں نے بیٹھے افراد کی تحریر کو سامنے رکھا — وہ بھی مختلف نظر آئی — دلاور بیگ اور شہزور کرامت کی تحریر بھی بالکل ملتی جلتی نہیں تھی؛ البتہ جب انھوں نے وکیل الیاس قمر کی تحریر کو سامنے رکھا تو الجھن میں پڑ گئے — کیونکہ تحریر کسی حد تک ملتی جلتی نظر آئی تھی، لیکن یقین سے کچھ نہیں کہا جا سکتا تھا —

www.UrduFanz.com

"اس کا مطلب ہے — اب ہمیں تحریر کے ماہر کو بلانا ہوگا۔"

"بلا لیتے ہیں — ہمارا کیا جاتا ہے۔"

اور پھر تحریر کے ماہر وہاں پہنچ گئے — انھوں نے اپنا کام شروع کیا — ایک ایک تحریر کو ملا کر دیکھا — آخر میں وہ بولے:

"نہیں! ان میں سے کوئی تحریر اس خط کی تحریر سے ملتی جلتی نہیں ہے۔"

"کیا آپ پوری طرح اطمینان کر چکے ہیں؟"

"ہاں بالکل۔" وہ بولے۔

"اچھی بات ہے — آپ جا سکتے ہیں۔"

ان کے جانے کے بعد وہ کچھ دیر خاموش رہے — اپنی اپنی سوچ میں گم رہے — آخر خان رحمان بولے:

"سوال یہ ہے کہ ہم کیوں پریشان ہیں — صبح تک کاشر بھائی لازمی طور پر چھوٹ جائیں گے۔"

"سوال یہ ہے کہ ہمیں کس نے خط لکھا اور کیوں لکھا — کیا واقعی کاشر بھائی کو کوئی قتل کرنا چاہتا ہے — ہماری پریشانی دراصل یہ ہے اور پھر ان کے گھر سے واقعی ہیروئن کے پیکٹ برآمد ہوئے ہیں — وہ تو اگر ہم وہاں نہ ہوتے تو پولیس نے اسی وقت انھیں دھر لیا تھا — اور اس صورت

میں تو ان کی ضمانت بھی نہ کرائی جا سکتی — کیونکہ پولیس کا بیان یہ ہوتا کہ ان کے گھر سے انھوں نے ہیروئن برآمد کی ہے، اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ کوئی کاشر بھائی کو پھانسنا چاہتا ہے — لیکن کیوں — اس کیوں کا ہمارے پاس کوئی جواب نہیں ہے۔"

"ایسے میں جمشید بھی غائب ہے — ورنہ یہ معاملہ ان کے حوالے کر دیتے — ارے ہاں — تم لوگ اس سوئی کو بھول رہے ہو — لاؤ — وہ سوئی مجھے دو — میں اس کا معائنہ لیبارٹری میں کرنا چاہتا ہوں۔" پروفیسر چونکے۔

"واقعی — وہ تو ہمارے ذہن سے نکل ہی گئی — فاروق نے اپنی جیب کی کسی ڈبیا میں اس کو رکھا تھا — نکالو فاروق۔" فرزانہ جلدی جلدی بولی۔

سوئی لے کر پروفیسر داؤد تو اٹھ کھڑے ہوئے:

"آؤ خان رحمان — تم میرے ساتھ چلو۔" وہ بولے۔

"لیکن میں آپ کے ساتھ جا کر کیا کروں گا؟"

"میں خوف سا محسوس کر رہا ہوں۔" وہ بولے۔

"آپ اور خوف — آپ تو بڑی بڑی مہمات میں ساتھ ہوتے ہیں۔"

"دراصل اس وقت جمشید ساتھ نہیں ہے نا — ورنہ میں

www.UrduFanz.com

اتنا سا خوف بھی محسوس نہ کرتا۔"

"خیر — یونہی سہی۔" خان رحمان اٹھ کھڑے ہوئے۔

دونوں چلے گئے — اور وہ پھر سوچ میں گم ہو گئے:

"ہماری چھٹی حس ہمیں خبردار کر رہی ہے کہ کچھ نہ کچھ ہونے والا ہے۔"

"اور رات بھی ہو چلی ہے۔" فرزانہ بڑبڑائی۔

"میں تو کہتا ہوں — پولیس اسٹیشن کے باہر کھڑے ہو جاتے ہیں — اگر کوئی گڑبڑ ہوتی ہے تو کاشر بھائی کے ساتھ ہوتی ہے نا۔"

"ہاں! یہ ٹھیک ہے — لیکن کیا ہم پروفیسر انکل اور انکل خان رحمان کا انتظار کریں۔"

"نہیں — انھیں رات بھر پریشان کرنے کی ضرورت نہیں۔ فون پر بتا دیتے ہیں کہ اب وہ نہ آئیں، البتہ سوئی کے بارے میں کچھ معلوم ہو تو بتا دیں۔" فرزانہ نے جلدی جلدی کہا۔

"ٹھیک ہے۔" دونوں ایک ساتھ بولے۔

پروفیسر داؤد کو فون کر کے وہ گھر سے نکل آئے اور پولیس اسٹیشن سے کچھ فاصلے پر اپنی کار میں ہی بیٹھ رہے:

"یہ کام بہت بور ہے — تمام رات کار میں گزارنا۔" فاروق نے جھلا کر کہا۔

"تو تم باہر نکل کر ٹہلنا شروع کر دو۔"

"اس طرح بوریت کچھ کم ہو گی، بالکل ختم نہیں ہو گی۔"

"تب پھر کیا کیا جائے؟"

"اندر چل کر کاشر بھائی سے باتیں کرتے ہیں۔"

عین اس وقت فون کی گھنٹی بجی — دوسری طرف پروفیسر داؤد تھے — ان کی آواز سے بے پناہ جوش ٹپک رہا تھا —

"ہیلو محمود — اس سوئی کے دونوں سروں پر انتہائی خطرناک زہر لگا ہوا ہے۔"

"ارے باپ رے — اور اس کمرے میں ہی کاشر بھائی کا کوٹ پایا گیا ہے — ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس کمرے میں ضرور کوئی گڑبڑ ہوئی ہے — اسی وجہ سے وہاں جھاڑو پھیری گئی ہے۔"

"تب پھر — اب تم کیا کرو گے؟"

"ہم صبح پھر ہوٹل میں جائیں گے — اور اس بات کو ذہن میں رکھ کر کام شروع کریں گے۔"

"بہت خوب! صبح پھر ہمیں ساتھ لے لینا۔"

"آپ بلاوجہ ہمارے ساتھ پریشان ہوں گے۔"

"نہیں — تم لوگوں کے ساتھ پریشانی کا کیا سوال۔" پروفیسر داؤد بولے۔

www.UrduFanz.com

"اچھا خیر — صبح دیکھیں گے۔" محمود نے مسکرا کر کہا اور فون بند کر دیا۔

"اب کیا ہم تمام رات کار میں گزاریں گے؟" فاروق نے گھبرا کر کہا۔

"اچھا پھر — تم کیا کرنا چاہتے ہو؟" محمود نے اسے گھورا۔

"پولیس اسٹیشن میں چل کر بیٹھ جاتے ہیں — جو ہونا ہے، وہ تو ہماری نظروں کے سامنے بھی ہو جائے گا۔"

"لیکن وہاں انسپکٹر دلاور بیگ کان کھائیں گے۔"

"بھئی اب دلاور بیگ اندر کہاں ہو گا — وہ تو کب کا گھر جا چکا ہو گا۔"

"نہیں بھئی — یہ لوگ چوبیس گھنٹے ڈیوٹی پر ہوتے ہیں، درمیان میں وقت نکال کر گھر کا چکر لگاتے ہیں۔"

عین اس وقت انھوں نے ایک جیپ کو پولیس اسٹیشن سے باہر آتے دیکھا — اگلی سیٹ پر ڈرائیور کی جگہ خود انسپکٹر دلاور بیگ نظر آیا — البتہ ساتھ والی سیٹ پر ایک کانسٹیبل ضرور بیٹھا تھا۔

اندر ایک آدمی کے ساتھ تین کانسٹیبل نظر آئے — ان تینوں کے ہاتھوں میں رائفلیں تھیں۔

"یہ — یہ کیا — یہ تو پچھلی سیٹ پر کاشر بھائی بیٹھے

ہیں۔" فرزانہ نے چونک کر کہا۔

"ہاں! شاید یہ انھیں کہیں لے جا رہے ہیں۔" محمود بڑبڑایا۔

"لیکن کہاں — کاشر بھائی کو تو کہیں بھی لے جانے کی انھیں ضرورت نہیں۔" فرزانہ بولی۔

"اب ہم کیا کر سکتے ہیں؟" فاروق نے منہ بنایا۔

"اگر نہیں کر سکتے تو تعاقب تو کر سکتے ہیں۔" فرزانہ نے بُرا سا منہ بنایا۔

"ضرور کیوں نہیں — وہ تو ہم کریں گے۔"

اور پھر محمود نہایت مہارت سے تعاقب کرنے لگا — ان کی حیرت بڑھتی جا رہی تھی —

"شاید یہ انھیں سیر کے لیے لے جا رہے ہیں۔" فاروق نے خوش ہو کر کہا۔

"دماغ تو نہیں چل گیا۔" فرزانہ جھلا کر بولی۔

"پتا نہیں۔" فاروق نے ڈرتا کہا۔

"کیا مطلب — یعنی تمھیں یہ تک معلوم نہیں کہ تمھارا دماغ تو نہیں چل گیا۔" محمود کے لہجے میں حیرت تھی۔

"ہاں! نہیں معلوم — پھر تم کیا بگاڑ لو گے میرا۔" اس نے تیز آواز منہ سے نکالی۔

"کاٹ کھانے کا ارادہ ہے کیا۔" محمود نے گھبرا کر کہا۔

www.UrduFanz.com

"کیا پتا — بن ہی جائے۔" فاروق کی آواز سنائی دی۔

"کیا بن جائے — پوری بات کیوں نہیں کہتے۔" فرزانہ غرائی۔

"یہ کہ — کیا پتا کاٹ کھانے کا ارادہ بن ہی جاتے۔"

فاروق مسکرایا۔

"اب تم سے کون مغز مارے۔" محمود نے بُرا سا منہ بنایا۔

"تم دونوں کے علاوہ گاڑی میں اور ہے بھی کون؟" فاروق کی شوخ آواز سنائی دی۔

دونوں گاڑیوں کا درمیانی فاصلہ کافی تھا، لیکن اگلی کار کو بہرحال ان کی کار کی روشنیاں نظر آ رہی تھیں اور پھر اگلی کار شہر سے باہر نکل گئی —

"ارے باپ رے — ان کے ارادے تو نیک نہیں لگتے۔" محمود بوکھلا اُٹھا۔

"تب پھر ان کے نزدیک ہو جاؤ۔" فرزانہ چلائی۔

محمود نے رفتار بڑھائی — یہاں تک کہ درمیانی فاصلہ بہت کم ہو گیا — اب اگلی گاڑی کی رفتار یک دم کم ہو گئی — اور وہ ان کی گاڑی کو آگے نکل جانے کا اشارہ دینے لگی۔

"یہ چاہتے ہیں — ہم آگے نکل جائیں۔" محمود بڑبڑایا۔

"پھر اب کیا کریں؟"

"آگے گاڑی نکال کر راستا روک لیتے ہیں اور ان سے پوچھتے

ہیں — یہ کاشر بھائی کو کہاں لے جا رہے ہیں۔" فاروق بولا۔

"اس طرح یہ ہوشیار ہو جائیں گے اور یہ معلوم نہیں ہو سکے گا — ان کا کیا پروگرام ہے۔" فرزانہ بولی۔

"تب پھر؟" محمود بولا۔

"آگے گاڑی ضرور نکال لے جاؤ، لیکن پھر لائٹیں آف کر دینا — اس طرح کہ یہ خیال کریں گے، اگلی کار بہت آگے جا چکی ہے — اس طرح ہم دیکھ سکیں گے — یہ کیا کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں؟"

"ہم — مجھے ڈر لگ رہا ہے۔" محمود نے کانپ کر کہا۔

"حیرت ہے — تم اتنے بزدل کب سے ہو گئے — چلو جلدی کرو۔"

اور پھر محمود کار آگے نکال لے گیا — اور درمیانی فاصلہ بڑھتا گیا — یہاں تک کہ پچھلی کار کی روشنیاں نظر آنا بند ہو گئیں — اس وقت محمود نے لائٹیں بجھا دیں اور کار کو ایک طرف کر کے انجن بند کر دیا۔

جلد ہی پچھلی کار کی لائٹیں نظر آنے لگیں — اچانک انھوں نے ایک خوف ناک منظر دیکھا۔

رات کی تاریکی میں انھوں نے دیکھا — کوئی شخص پولیس کی گاڑی کے آگے بھاگ رہا تھا۔

www.UrduFanz.com

"اُف مالک! یہ ہم سے کیا غلطی ہو گئی — آؤ جلدی کرو۔" محمود نے گھبرا کر کہا۔

وُہ جلدی جلدی گاڑی میں بیٹھ گئے — محمود نے لالٹینیں آن کیے بغیر بُلا کی رفتار سے گاڑی شہر کی طرف موڑی اور پھر لالٹینیں روشن کرتے ہی پوری رفتار پر کار آگے بڑھا دی، گویا اب وہ سڑک پر دوڑنے والے آدمی کی طرف بڑھ رہے تھے — اور اُدھر سے پولیس کی گاڑی اس کی طرف بڑھ رہی تھی — اور پھر پچھلی گاڑی سے دوڑنے والے پر فائرنگ ہوئی — وہ اوندھے منہ گرا — اور لڑھکتا ہوا سڑک سے نیچے جا گرا —

"یہ — یہ بہت بُرا ہوا — افسوس! ہم خود کو کبھی معاف نہیں کر سکیں گے — انھوں نے کاشر بھائی کو مار دیا۔"

"افسوس — صد افسوس۔" فرزانہ بولی۔

"میرا دل خون کے آنسو رو رہا ہے۔"

اور پھر ان کی کار جائے واردات پر پہنچ گئی — پولیس کی گاڑی بھی رُک چکی تھی — ایک پولیس والے نے انھیں گزر جانے کا اشارہ کیا — ابھی تک انھیں معلوم نہیں ہو سکا تھا کہ اس کار میں وہ لوگ ہیں —

"یہ یہاں کیا ہو رہا ہے جناب؟" محمود نے سر باہر نکالا۔

"اوہو — یہ — یہ آپ ہیں؟" انسپکٹر دلاور بیگ کی بوکھلائی ہوئی آواز سنائی دی۔

"ہاں! ہیں تو یہ ہم ہی۔"

"آپ اتنی رات گئے کہاں سے آ رہے ہیں — شہر سے باہر گئے ہوئے تھے؟"

"آپ یہاں کیا کر رہے ہیں؟"

"آپ کے لیے ایک افسوس ناک خبر — کاشر بھائی نے اچانک بھاگ نکلنے کی کوشش کی اور ہمیں مجبوراً ان پر فائرنگ کرنا پڑی — وہ — وہ مارے گئے ہیں۔"

"یہ — یہ آپ نے کیا کہا — انھوں نے بھاگنے کی کوشش کی تھی؟"

"ہاں!" انسپکٹر دلاور بیگ بولا۔

"لیکن آپ انھیں اس طرف لے جا رہے تھے۔"

"انھوں نے ان اطراف میں منشیات کے گودام کے بارے میں بتایا تھا۔"

"کیا!!" وہ دھک سے رہ گئے۔

www.UrduFanz.com

لے گیا

چند لمحے سکتے کا عالم طاری رہا، آخر محمود نے کہا:
"کیا آپ انھیں ہتھکڑی کے بغیر لائے تھے؟"
"جی نہیں — ہتھکڑی لگا کر لائے تھے — لیکن نہ جانے اس نے ہتھکڑی کس طرح کھول لی — یا پھر شاید کانسٹیبل سے ہتھکڑی کا تالا ٹھیک سے نہیں لگا تھا۔"
"ہُوں — ہتھکڑی دکھائیے۔"
انسپکٹر نے کانسٹیبل کو اشارہ کیا — اس کی پیٹی سے ہتھکڑی بندھی ہوئی تھی — اس کا رنگ فق نظر آ رہا تھا:
"کیا تم نے جان بوجھ کر تالا ٹھیک طرح سے نہیں لگایا تھا؟"
"ج — جی نہیں — یہ بھلا کیسے ہو سکتا ہے۔"
"انھوں نے کیا بتایا تھا — ان اطراف میں منشیات کا گودام ہے۔"
"ہاں جناب! یہی کہا تھا انھوں نے۔"

"یہ بہت بُرا ہوا — آپ کو ان پر گولی نہیں چلانی چاہیے تھی — یا گولی چلانا اتنا ہی ضروری ہو گیا تھا تو ان کی ٹانگوں پر گولی چلاتے۔"
"ہم نے گولیاں ٹانگوں پر ہی چلائی تھیں، لیکن وہ فوراً گر گئے — خود کو گولیوں سے بچانے کے لیے — اس طرح گولیاں ان کے جسم پر لگ گئیں۔"
"یہ موت ہمیں ہمیشہ تڑپائے گی — اس لیے کہ ہمارے خیال میں کاشر بھائی بالکل بے گناہ تھے۔"
"یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں — انھوں نے خود یہ قبول کیا تھا کہ وہ منشیات کا ایک بڑا کاروبار چلا رہے ہیں — یعنی اس کاروبار کے کرتا دھرتا ہیں۔"
"خیر — آئیے ذرا اس بے چارے پر آخری نظر ڈال لیں۔" محمود نے دُکھ بھرے لہجے میں کہا۔
اور پھر وہ سب اس سمت میں بڑھے جس طرف انھوں نے کاشر بھائی کو لڑھکتے دیکھا تھا — سڑک سے نیچے اُتر کر انھوں نے ٹارچوں کی روشنیاں اِدھر اُدھر لہرائیں — لیکن کاشر بھائی کی لاش نظر نہ آئی:
"ارے! لاش کہاں گئی؟"
"یہیں کہیں ہونی چاہیے۔" انسپکٹر نے کہا۔

www.UrduFanz.com

وہ کچھ آگے بڑھے — ٹارچوں کی لائٹیں اِدھر اُدھر ناچتی رہیں — پھر تلاشی کا دائرہ اور آگے بڑھ گیا، لیکن لاش پھر بھی نظر نہ آئی :

"اس کا مطلب ہے — وہ مارے نہیں گئے — بچ گئے ہیں۔" انسپکٹر دلاور بیگ نے پریشان ہو کر کہا۔

"لیکن اس صورت میں بھی آس پاس خون تو ہونا چاہیے تھا — گولیاں ان کے جسم پر لگی تھیں تو پھر خون کہاں گیا؟"

"حیرت ہے — عجیب بات ہے — کاشر بھائی کا تو دور دور تک پتا نہیں — اور خون کا بھی کوئی قطرہ نہیں ملا۔"

"تلاش کرو ہر طرف — وہ بچ گیا ہے۔" انسپکٹر دلاور بیگ نے چلا کر کہا۔

رات کے سناٹے میں جنگل گونج اٹھا — دوڑتے قدموں کی آواز سنائی دینے لگی — خود انسپکٹر دلاور بیگ بھی دوڑنے لگا — چاروں کانسٹیبل اور وہ اب اس کوشش میں تھے کہ کسی طرح کاشر بھائی مل جائے یا اس کی لاش مل جائے —

"میرا خیال ہے — کاشر بھائی کو کوئی گولی نہیں لگی — وہ بالکل ٹھیک ہیں۔" فرزانہ بڑبڑائی۔

"اور کسی درخت کے پیچھے چھپے ہوئے ہیں۔" محمود نے کہا

"تو پھر آؤ — ہم بھی انھیں تلاش کریں — کیا خبر — وہ

ہمیں مل جائیں۔"

وہ بھی جنگل میں اِدھر اُدھر بھٹکنے لگے — ایسے میں انھوں نے اچانک کار سٹارٹ ہونے کی آواز سنی — جنگل میں موجود پولیس والے اور وہ تینوں بُری طرح چونکے :

"ارے ارے — وہ کار لے کر بھاگ رہا ہے۔" انسپکٹر دلاور بیگ چلایا۔

وہ سب سڑک کی طرف دوڑے اور جب سڑک پر پہنچے تو محمود، فاروق اور فرزانہ کی کار غائب تھی —

"لے گیا — آپ لوگوں کی کار۔"

"جلدی کریں — آپ کی گاڑی کے ذریعے ہم اب بھی اسے پکڑ سکتے ہیں۔" محمود نے پُرجوش آواز میں کہا۔

"ہاں! ٹھیک ہے۔"

اور پھر وہ جیپ میں سوار ہو کر شہر کی طرف روانہ ہوئے، انسپکٹر دلاور بیگ آندھی اور طوفان کی طرح گاڑی چلا رہا تھا، لیکن شہری حدود میں داخل ہوتے وقت تک بھی کار انھیں نظر نہ آ سکی — اور پھر ایک جگہ انھیں رک جانا پڑا — شہری حدود سے کچھ آگے — کار سڑک کے کنارے کھڑی نظر آئی تھی۔

"وہ رہی کار — اس کا مطلب ہے، یہاں سے اس نے کوئی ٹیکسی پکڑ لی ہو گی۔"

www.UrduFanz.com

"افسوس! ہاتھ آیا شکار نکل بھاگا۔" انسپکٹر دلاور بیگ بولا۔

"اور منشیات کا گودام بھی نہ ملا۔" فاروق مسکرایا۔

"آپ اپنی گاڑی سنبھالیں۔" انسپکٹر نے جھلا کر کہا۔

وہ جیپ سے اتر آئے اور جیپ آگے بڑھ گئی — اب وہ بھی کار میں سوار ہوئے اور گھر کی طرف روانہ ہوئے:

"یہ کیا ہوا بھئی — کچھ سمجھ میں نہیں آیا۔"

"کاشر بھائی اب مجھے بہت پُراسرار نظر آنے لگے ہیں، جب کہ اس سے پہلے تک وہ معصوم نظر آتے رہے ہیں۔"

"کیوں نہ ہم ایک نظر ان کے گھر پر بھی ڈال لیں۔" محمود بولا۔

"تمہارا مطلب ہے — وہ پولیس کے چنگل سے بچ نکلنے کے بعد سیدھے اپنے گھر گئے ہوں گے، تاکہ پھر پولیس کے ہتھے چڑھ جائیں — میرا خیال ہے — وہ اتنے بے وقوف نہیں ہو سکتے۔" فاروق نے کہا۔

"لیکن دیکھ لینے میں کیا حرج ہے۔" محمود نے منہ بنایا۔

"وقت برباد ہو گا — یہ ہے حرج۔" فاروق نے بھی جواب میں اسے گھورا۔

"وقت پہلے کون سا آباد ہو رہا ہے۔" فرزانہ مسکرائی۔

"تم تو ہمیشہ اس کا ساتھ دیتی ہو۔" فاروق جل گیا۔

"جہاں اتنا وقت ضائع ہوا ہے — تھوڑا سا اور سہی۔"

اور محمود نے کار کا رُخ کاشر بھائی کی کوٹھی کی طرف کر دیا — کوٹھی سے کچھ فاصلے پر اُتر کر وہ پیدل آگے بڑھے:

"کیوں نہ ہم دستک دیے بغیر اندر داخل ہوں — ذرا مزا رہے گا۔" فرزانہ نے تجویز پیش کی۔

"دستک دیے بغیر دروازہ کیسے کھلے گا؟" فاروق کے لہجے میں حیرت تھی۔

"اوہو سمجھنے کی کوشش کرو — پائپ کے ذریعے اوپر چڑھنے کی بات کر رہی ہوں۔"

"تب پھر یہ کام تم کرو۔" فاروق جھلا اٹھا۔

"بھئی جس کا کام اسی کو ساجھے اور کرے تو ٹھینگا باجے۔"

"حد ہو گئی۔" فاروق نے پاؤں پٹخے، لیکن پائپ پر تو اسے چڑھنا ہی پڑا۔

چھت پر پہنچ کر اس نے زینے کا رُخ کیا — زینہ بند نہیں تھا — لہٰذا وہ دبے پاؤں نیچے اُترتا چلا گیا — پھر اس نے صدر دروازہ کھول دیا اور باہر نکل کر ان کی طرف بڑھا:

"اب بھی اندر داخل ہونے کی زحمت کر سکتے ہیں یا نہیں؟"

"اوہ ضرور ضرور — کیوں نہیں۔" محمود نے خوش ہو کر کہا۔

"بھائی ہو تو تم جیسا۔" فرزانہ نے خوش ہو کر کہا۔

"بلکہ بہن بھائی نہ ہوں تو تم جیسے۔" اس نے جلے کٹے انداز

www.UrduFanz.com

میں کہا۔

اور وہ دونوں ہنس پڑے — پھر اندر داخل ہو گئے — دروازہ اندر سے بند کر لیا گیا — کوٹھی کے اندرونی حصے کی طرف بڑھے تو ایک کمرے میں انھیں روشنی دکھائی دی۔ بہت حیرت ہوئی — اس لیے کہ رات کے اس وقت بارہ بج رہے تھے — کاشر بھائی گھر میں تھے نہیں تو پھر اس کمرے میں روشنی کی بھلا کیا تک تھی — دن میں وہ کوٹھی کو اچھی طرح دیکھ چکے تھے — وہاں کاشر بھائی کے علاوہ صرف اس کی بیوی اور ایک بچی رہتے تھے — وہ دبے پاؤں آگے بڑھے، ابھی دروازے سے کان نہیں لگا پائے تھے کہ دروازے کی گھنٹی بج اٹھی۔

وہ زور سے چونکے — سوالیہ انداز میں ایک دوسرے کی طرف دیکھا — فرزانہ نے فوراً دبی آواز میں کہا:

"چھپ کر تیل دیکھو، تیل کی دھار دیکھو۔"

اور وہ ایک تاریک کونے میں سرک گئے — اسی وقت گھنٹی پھر بجائی گئی — آخر اس کمرے کا دروازہ کھلا اور انھوں نے بیگم کاشر کو باہر نکلتے دیکھا — وہ وہیں دبکے رہے، یہاں تک کہ انھوں نے پولیس کو آتے دیکھا — پولیس نے اندر آتے ہی ادھر ادھر تلاشی شروع کی — ادھر ان کی

پریشانی میں اضافہ ہو گیا، کیونکہ اس تلاشی کے نتیجے میں وہ ضرور دیکھ لیے جاتے — آخر وہ پیچھے سرکنے لگے — یہاں تک کہ زینے کے پاس پہنچ گئے — ایسے میں ایک کانسٹیبل نے چلا کر کہا:

"ارے! یہ کیا؟"

اس کی انگلی ان کی طرف تھی — ادھر پولیس والے اس کی آواز سن کر دوڑ پڑے — جلد ہی انسپکٹر دلاور بیگ ان کے سامنے پہنچ گیا:

"یہ کیا — یہ تو آپ لوگ ہیں۔" اس نے بُرا سا منہ بنایا۔

"تو ہم نے کب کہا ہے کہ یہ ہم لوگ نہیں ہیں۔" فاروق نے مسکرا کر کہا۔

"لیکن آپ لوگوں کا یہاں کیا کام؟"

"ہم دیکھنے آئے تھے، کاشر بھائی یہاں تو نہیں آ گئے۔"

"وہ تو شاید یہاں نہیں پہنچے — ہاں! آپ ضرور پہنچ گئے ہیں۔" انسپکٹر دلاور بیگ نے دانت پیسے۔

"یہ اللہ کی شان ہے۔"

"لیکن آپ اس گھر میں غیر قانونی طور پر داخل ہوئے ہیں — اور ہم آپ کو گرفتار کر سکتے ہیں۔"

"جب تک بیگم کاشر ہمارے خلاف یہ رپورٹ درج

www.UrduFanz.com

کرائیں، اس وقت تک تو آپ گرفتار کر نہیں سکتے۔" فاروق جھلا اٹھا۔

"اور ہم ان سے درخواست کریں گے کہ یہ آپ کے خلاف رپورٹ درج کرا دیں۔" انسپکٹر نے کہا۔

"ضرور درخواست کریں، لیکن ہم بھی آپ کی طرح صرف یہ دیکھنا چاہتے تھے کہ وہ یہاں تو نہیں آئے، کیونکہ مارے سسپنس کے ہمارا بُرا حال ہے۔"

"تو پھر — کیا آپ کو یہاں کاشر بھائی ملے۔"

"ابھی تو ہم آئے ہی تھے کہ آپ نے گھنٹی بجا دی۔" محمود نے منہ بنایا۔

"اور اندر کس طرح داخل ہوئے؟"

"پائپ کے ذریعے — ہم نے سوچا تھا کہ شاید کاشر بھائی یہاں ہوں — اور ہم اگر دروازے کی گھنٹی بجائیں تو ہو سکتا ہے — وہ اِدھر اُدھر ہو جائیں۔"

"ہوں — خیر — اس میں شک نہیں کہ ترکیب اچھی تھی — شاید اسی لیے آپ لوگ بہت کامیاب رہتے ہیں اور ہم لوگ اکثر ناکام۔" انسپکٹر دلاور بیگ نے شرما کر کہا۔

"خیر — اس میں شرمانے کی بھی بات نہیں — اپنا اپنا طریقہ کار ہے۔"

"ہوں خیر — پوری کوٹھی کی تلاشی لی جا چکی ہے — کاشر بھائی یہاں نہیں ہیں — آپ کیا کہتی ہیں — کیا وہ کچھ دیر پہلے یہاں آئے تھے؟"

"جی — جی نہیں۔" اس نے فوراً کہا۔

"کیا آپ ان حضرات کے خلاف رپورٹ درج کروانا چاہتی ہیں؟"

"جی نہیں۔" اس نے کہا۔

"تب پھر، ہم تو چلتے ہیں۔" انسپکٹر نے کہا۔

"شکریہ!" محمود بولا۔

"کیا آپ لوگ نہیں چلیں گے؟"

"جی نہیں — ہم یہاں کچھ اور کام کرنا چاہتے ہیں — اگر آپ کو کوئی اعتراض نہ ہو — اور یہ کام کاشر بھائی سے ہی متعلق ہے۔"

"ضرور کریں — ہم تو چلتے ہیں۔"

انسپکٹر دلاور بیگ اپنے ماتحتوں کو لے کر نکل گیا۔

"اب آپ بتائیں — یہ کیا چکر ہے؟"

"چکر آپ کی آمد سے شروع ہوا تھا — میں کیا بتا سکتی ہوں۔"

"کاشر بھائی کیا واقعی منشیات کا کاروبار کرتے تھے

www.UrduFanz.com

"توبہ کریں"، اس نے گھبرا کر کہا۔

"یا اللہ توبہ"، فاروق بول اٹھا۔

"آپ ہمیں اپنے ہاتھ کی تحریر دیں گی ذرا؟"

"مگر — کیوں — میرے ہاتھ کی تحریر کی آپ کو کیا ضرورت پڑ گئی؟"

"اس کیس میں ہی ضرورت ہے — اس لیے کہ ہمیں جو خط ملا تھا — کاشر بھائی کا اس کے بارے میں کہنا ہے کہ وہ ان کا نہیں ہے۔"

"ہوں — تو کیا آپ کا خیال ہے — وہ خط میں نے آپ کو لکھا تھا؟"

"ایسا ہو سکتا ہے۔"

"میں تحریر لکھ دیتی ہوں"، وہ جھلا اٹھی۔

پھر اس نے کچھ جملے ایک کاغذ پر لکھ کر محمود کو دے دیے — انھوں نے اس کی تحریر کو خط کی تحریر سے ملا کر دیکھا:

"کیوں بھئی کیا خیال ہے؟"

"تحریر کے ماہر سے ہی مشورہ لینا پڑے گا — اور یہ کام اب صبح ہو سکے گا۔"

"بالکل ٹھیک — آؤ پھر چلیں۔"

باہر نکل کر انھوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا:

"کیا خیال ہے فرزانہ؟"

"یہ عورت کچھ چھپا رہی ہے۔"

"میرا بھی بالکل یہی خیال ہے — لہٰذا اس کی نگرانی بہت ضروری ہے۔" محمود نے کہا اور اکرام کے نمبر ڈائل کیے — اس کی نیند میں ڈوبی آواز سن کر وہ مسکرائے، پھر محمود نے کہا:

"آپ کی نیند خراب کی، لیکن کیا کرتے۔ مجبور ہیں — شان روڈ پر ایک چھوٹی سی کوٹھی ہے — کوٹھی کا نمبر ۱۲ ہے۔ اس میں مسٹر کاشر بھائی رہتے ہیں — جو اس وقت غائب ہیں، ہمیں ان کی بیوی پر شک ہے — کیا آپ دو سادہ لباس والے ان کے گھر پر مقرر کر دیں گے؟"

"ضرور کیوں نہیں — یہ بھی کوئی کام ہوا — ضرورت ہو تو میں خود آ جاؤں"، اکرام نے کہا۔

"نہیں — آپ زحمت نہ کریں انکل — اور ہاں! ابا جان آپ کو کچھ بتا کر تو نہیں گئے تھے؟"

"مجھے تو یہ بھی نہیں معلوم کہ وہ کہیں گئے ہوئے ہیں — تمہارے منہ سے سن رہا ہوں۔"

"اچھا کر دیتے ہیں"، محمود نے کہا اور فون بند کر دیا۔

"میرا خیال ہے — ہمیں ایک چکر ہوٹل شاد جان کا اور

www.UrduFanz.com

نکلنا چاہیے — کچھ سوالات میرے دماغ میں چبھ رہے ہیں۔"

"ان سوالات میں بس یہی بات بُری ہے کہ جب دیکھو چبھنے لگتے ہیں دماغ میں۔" فاروق نے منہ بنایا۔

"اور تم منہ سے کبھی کام کی بات بھی نکال لیا کرو۔"

"بہت بہتر — آئندہ کوشش کروں گا۔" فاروق مسکرایا۔

"ویسے تو خط کی تحریر بھی میری نظروں میں اور میرے دماغ میں چبھ رہی ہے۔" فرزانہ بولی۔

"کیوں! اس میں چبھنے والی کون سی بات ہے؟"

"گھر چل کر بتاؤں گی۔"

دونوں منہ بنا کر رہ گئے — انہیں فرزانہ کی اس عادت سے بہت چڑ تھی — بات بے بات یہ کہہ اٹھتی تھی — گھر چل کر بتاؤں گی۔

آخر وہ ہوٹل شارجان پہنچے — دن کی نسبت اس وقت یہاں زیادہ رونق تھی — اگرچہ اس وقت رات کے بارہ بج رہے تھے — وہ ایک کونے کی طرف بڑھ گئے — پہلے بھی اسی میز پر بیٹھے تھے — جونہی بیرا ان کے نزدیک آیا — زور سے چونکا:

"اوہ! یہ آپ ہیں — کیا لاؤں؟"

"ہم تو بس کچھ باتیں کرنے آئے ہیں۔"

"معاف کیجیے گا جناب — سیٹھ صاحب نے مجھے پہلے ہی بہت جھڑکیاں دی ہیں۔"

"کیا صرف اس بنا پر کہ آپ نے ہمیں ہال کی چابی دے دی تھی؟"

"ہاں! صرف اس بنا پر۔"

"لیکن اس وقت ہم صرف اور صرف چند باتیں پوچھیں گے اور اس کا معاوضہ آپ کو دیں گے — جھڑکیاں تو آپ سن چکے ہیں — ان جھڑکیوں کا بھی تو کچھ معاوضہ آپ کو ملنا چاہیے۔"

"اور اگر سوالات کے جوابات دینے کے سلسلے میں بھی مجھے جھڑکیاں سننا پڑیں تو۔" اس نے گھبرا کر کہا۔

"امید تو نہیں، کیونکہ اس وقت سیٹھ افراز تو جا چکے ہوں گے۔"

"جی نہیں — وہ یہیں رہتے ہیں — آخری منزل پر آخری کمرے ان کے ہیں — جب جی چاہتا ہے — نیچے آ جاتے ہیں اور جب جی چاہتا ہے — اوپر چلے جاتے ہیں۔"

"اوہ تو وہ اپنے بیوی بچوں کے ساتھ اوپر ہی رہتے ہیں۔"

"یہ آپ سے کس نے کہہ دیا؟" اس نے بُرا سا منہ بنایا۔

"کیا کسی نے کہہ دیا؟"

www.UrduFanz.com

"یہ کہ وہ اپنے بیوی بچوں کے ساتھ رہتے ہیں۔ انھوں نے تو آج تک شادی بھی نہیں کی۔"

"اوہ تو وہ اکیلے رہتے ہیں۔"

"یہ آپ سے کس نے کہہ دیا؟" بیرا مسکرایا۔

"یہ مجھ آپ کا تکیہ کلام تو نہیں ہے۔"

"جی نہیں — وہ اکیلے نہیں رہتے — ان کے اردگرد تو ہر وقت دوستوں کا جمگھٹا رہتا ہے۔"

"اچھا خیر — ہم کسی اور بیرے سے رابطہ کر لیتے ہیں۔" وہ لگے اٹھنے۔

"ارے ارے — یہ کیا غضب کر رہے ہیں۔ نکالیے ہزار روپے کا نوٹ۔"

"ضرور کیوں نہیں، لیکن پہلے سوالات کے جوابات۔" محمود بولا۔

"اچھی بات ہے — یونہی سہی — میں جانتا ہوں۔ آپ معاملے کے کھرے ہیں۔"

"شکریہ — پہلا سوال — کیا ہوٹل سے کوئی کوئی غائب ہے؟"

"کک — کیا مطلب؟" وہ چونک اٹھا۔

"میرا مطلب ہے — کیا ہوٹل سے ہوٹل کا کوئی ملازم غائب ہے؟"

"جی ہاں! ہے تو ایک — لیکن یہ تو کوئی نئی بات نہیں — یہاں تو ملازم آتے جاتے رہتے ہیں۔" اس نے کہا۔

"آنا جانا اور بات ہے — غائب ہونا اور بات۔" فاروق بولا۔

"بیرے جب ملازمت چھوڑنا چاہتے ہیں — یا ان اور ہوٹل کی طرف سے انھیں زیادہ تنخواہ کی پیش کش ہوتی ہے تو پھر بیرے لوگ غائب بھی ہوتے ہیں۔"

"خیر — یہ بات تو آ گئی ذہن میں — یہاں سے حال ہی میں کوئی غائب ہوا ہے — میرا مطلب ہے — چند دن کے اندر یا زیادہ سے زیادہ ایک ہفتے کے اندر۔"

"ہاں! اس پورے ہفتے میں بس ایک ہی آدمی غائب ہوا ہے — اور وہ ہے — جُوری۔"

"جُوری — یہ کیا نام ہوا؟" فاروق نے حیران ہو کر کہا۔

"ایک منٹ جناب — اس میز والے حضرت مجھے بلا رہے ہیں، وہ میز بھی میرے پاس ہے نا۔"

"ضرور کیوں نہیں۔"

وہ چلا گیا — پانچ منٹ بعد لوٹا۔

"ہاں! آپ کیا کہہ رہے تھے؟"

"آپ نے غائب ہونے والے آدمی کا نام جوری بتایا تھا۔"

"ہاں جناب — یہی نام تھا اس کا — عام طور پر جب

www.UrduFanz.com

کوئی جانے لگتا ہے تو بیروں کو ضرور بتا کر جاتا ہے کہ فلاں ہوٹل
میں اسے اتنے کی نوکری مل رہی ہے — اور یہ یہ سہولتیں بھی
ملیں گی — لہذا وہ غائب ہو رہا ہے، لیکن ہمارے نزدیک
وہ غائب نہیں ہوتا — اور ہم تو بعد میں بھی ملتے رہتے
ہیں — لیکن جوری کسی کو کچھ بتا کر نہیں گیا — اب خدا جانے،
وہ کہاں چلا گیا ہے۔"

"ہم آپ کو ہزار روپے دینے کے لیے تیار ہیں —
لیکن آپ کو جوری کے گھر کا پتا بتانا ہوگا۔"

"وہ میں جانتا ہوں — وہ ۱۲ مون روڈ پر رہتا ہے۔"

"شکریہ! اس کے غائب ہونے پر کیا آپ نے اس
کے گھر پتا نہیں کیا تھا؟"

"کیا تھا — لیکن اس کی بیوی کا کہنا ہے — وہ ایک
ہفتے سے گھر نہیں آیا۔"

"کیا!!! وہ تیز آواز میں بولے۔

اور آس پاس کی میزوں پر بیٹھے لوگ انھیں گھورنے
لگے۔

روشن کمرہ کالے لوگ

"آہستہ آواز میں بات کریں، کیوں میری پوزیشن خراب
کر رہے ہیں؟"

"اوہ معاف کیجیے گا — یہ لیں اپنا ہزار روپے کا
نوٹ — آؤ بھئی چلیں۔"

وہ وہاں سے سیدھے مون روڈ پہنچے — ۱۲ نمبر مکان
تلاش کرنے میں انھیں کوئی دقت نہ ہوئی — اور محمود
نے آگے بڑھ کر دستک دی — جلد ہی دروازے کے
پیچھے سے کسی نے کہا:

"جی — کون؟"

"ہمیں جوری صاحب سے ملنا ہے۔"

"اس کا کوئی پتا نہیں — ہوٹل شارجان والے بھی اس
کا پوچھنے کے لیے آئے تھے۔"

"آپ کو کچھ تو بتایا ہوگا؟"

www.UrduFanz.com

"نہیں — بالکل نہیں۔"

"کیا وہ پہلے بھی اس طرح غائب رہتے ہیں؟"

"جی — جی نہیں — ایسا پہلے کبھی نہیں ہوا۔"

"وہ ہوٹل شاد جہاں میں کب سے ملازمت کر رہے تھے؟"

"کئی سال سے۔" اس نے کہا۔

"کبھی انھوں نے ہوٹل کے بارے میں کچھ بتایا — کہ وہاں ان کی ملازمت کیسی ہے — وہ کیا کرتے ہیں — کوئی غلط کام تو انھیں نہیں سونپا گیا۔"

"نہیں — ایسی کوئی بات انھوں نے کبھی نہیں بتائی۔"

"ہوں شکریہ — آپ نے ان کی گم شدگی کی رپورٹ درج کرائی؟"

"ہاں! میں رپورٹ درج کرانے گئی تھی۔"

"تو پھر — کیا انھوں نے رپورٹ درج نہیں کی؟"

"کی تھی جناب — بالکل کی تھی — لیکن تلاش کرنے کے سلسلے میں انھوں نے کچھ بھی نہیں کیا۔"

"یہ کام ہم کریں گے — آپ فکر نہ کریں۔"

"کیا واقعی — کیا آپ کا تعلق پولیس سے ہے؟"

"یہی سمجھ لیں — ہمارا تعلق محکمہ سراغرسانی سے ہے۔"

"اوہو اچھا!" اس نے حیران ہو کر کہا۔

"کیا آپ ہمیں ان کی کوئی تصویر دے سکتی ہیں؟"

"بالکل دے سکتی ہوں۔"

ان الفاظ کے ساتھ ہی انھوں نے اس کے جانے کی آواز سنی — جلد ہی پھر قدموں کی آہٹ سنائی دی:

"یہ لیجیے تصویر۔"

تصویر پر انھوں نے ایک نظر ڈالی — اس شخص کو انھوں نے کبھی نہیں دیکھا تھا — اس کا شکریہ ادا کر کے وہ پولیس اسٹیشن پہنچے — اتفاق سے یہ علاقہ بھی انسپکٹر دلاور بیگ کا تھا، لیکن وہ اس وقت تھانے میں نہیں تھا — محرر کو تصویر دکھانے کے بعد محمود نے کہا:

اس شخص کا نام جودی ہے — اس کی بیوی نے اس کی گم شدگی کی رپورٹ درج کرائی ہے — ہم جاننا چاہتے ہیں — اس کے سلسلے میں اب تک کیا گیا ہے۔"

"میں رجسٹر دیکھ کر بتا سکتا ہوں جناب — انسپکٹر صاحب تو گھر گئے ہیں۔"

"ٹھیک ہے — بتائیں۔"

اس نے رجسٹر کھولا — کارروائی پڑھتا رہا — پھر اس نے رجسٹر ہی ان کے سامنے کر دیا:

"آپ خود پڑھ لیں۔"

انھوں نے دیکھا — لکھا تھا کہ جودی کی تلاش میں

www.UrduFanz.com

"بہت خوب! چلو کر لیتے ہیں۔"

"مجھے وہ تحریر جانی پہچانی سی لگی ہے۔"

"کیا کہا — تحریر جانی پہچانی سی لگی ہے؟"

"ہاں! ہمیں ایک بار پھر اس تحریر سے باقی تمام تحریریں ملا کر دیکھنا ہوں گی۔"

"لیکن ان کی چیکنگ تو تحریر کے ایک ماہر کر چکے ہیں۔"

"انھوں نے صرف تحریروں کو سامنے رکھ کر جائزہ لیا تھا اور ہم جائزہ لیں گے مکمل طور پر۔" فرزانہ نے مسکرا کر کہا۔

"مکمل طور پر — کیا مطلب؟"

"میں ابھی بتاتی ہوں — آؤ۔"

وہ لائبریری میں آ گئے — تمام تحریروں کو خط کی تحریر کے سامنے رکھ کر ایک بار پھر جائزہ لیا گیا — اس کے بعد اچانک فرزانہ نے ایک اور تحریر اس خط کے سامنے رکھ دی، اس کا ایسا کرنا تھا کہ محمود اور فاروق زور سے اچھلے — ان کی آنکھیں مارے حیرت کے پھیل گئیں

"اُف مالک! یہ ہم کیا دیکھ رہے ہیں؟"

"بس دیکھ لو — خدا کی قدرت دیکھ رہے ہیں۔"

"حد ہو گئی — اب تک ہم نے ایک بار بھی اس طرف توجہ نہیں دی۔"

وہ لوگ ہوٹل شادجان گئے تھے — کئی بیروں سے پوچھ گچھ کی گئی، لیکن ابھی تک اس کا کوئی سُراغ نہیں مل سکا۔

"گویا آپ لوگ ابھی تک کچھ نہیں کر سکے؟"

"جی نہیں — کیا اب آپ اس کیس پر بھی کام کریں گے؟" محرر کے لہجے میں حیرت تھی۔

"ارے نہیں — ہم دراصل مسٹر کاشر بھائی کے کیس پر ہی کام کر رہے ہیں — یہ معاملہ بھی اسی سلسلے میں سامنے آیا ہے — اور میرا خیال ہے — یہ اس کیس کی ایک کڑی ہے — اچھا خیر اب ہم چلتے ہیں — صبح آپ کے انسپکٹر صاحب سے ملنے کے لیے آئیں گے۔"

"ضرور جناب کیوں نہیں — آپ چاہیں تو میں اسی وقت انھیں بُلا دوں۔"

"نہیں — ہم دوسروں کی نیند خراب کرنے کے عادی نہیں ہیں۔"

وہ باہر نکل آئے — ایسے میں محمود نے کہا:

"اب ہمیں بھی آرام کر لینا چاہیے — باقی کام صبح کریں گے۔"

"یہ ٹھیک ہے۔"

وہ گھر آ گئے، لیکن سونے سے پہلے فرزانہ بولی:

"میں اس تحریر کے بارے میں اُلجھن میں تھی نا — اگر تم چاہو تو میں اب اس پر بات کرنے کے لیے تیار ہوں۔"

www.UrduFanz.com

"میرا خیال ہے — ہمیں یہ بات سو کر نہیں جاگ کر گوارا ہو گی — اب ہم سو نہیں سکتے — آؤ چلیں۔"

انہیں پھر باہر جاتے دیکھ کر بیگم جمشید نے بُرے بُرے سے منہ بناتے :

"ابا جان کی طرف سے کوئی پیغام تو نہیں ملا امی جان۔"

"نہیں۔" وہ بولیں۔

"ہمارا جانا ضروری ہے — ورنہ ہمیں بہت شرمندگی ہوگی۔" محمود نے اداس انداز میں کہا۔

شرمندگی ہوگی — کیوں — کیا مجرم تمہارے ہاتھ سے نکل جائے گا۔"

"جی نہیں — یہ بات نہیں — مجرم ہاتھ سے نہیں نکلے گا، لیکن اس کے باوجود شرمندگی ہوگی۔"

"اچھا بابا جاؤ — میں کیا کر سکتی ہوں۔"

اور وہ باہر نکل آئے — پہلے سیدھے ایک جگہ پہنچے، وہاں ایک شخص کے بارے میں پوچھا — پھر دوسری جگہ پہنچے ہی تھے کہ فاروق بولا :

"دروازے کی گھنٹی بجا کر معلوم کرنا بے کار ہوگا — ہمیں پائپ پر چڑھنا ہوگا۔"

"یہ تم کہ رہے ہو۔" فرزانہ حیران رہ گئی۔

"ہاں تو اور کیا۔" فاروق نے کہا اور چکر کاٹ کر عمارت کے عقب میں پہنچا — دیکھتے ہی دیکھتے وہ اس پر چڑھ گیا : پھر اس کی طرف سے اشارہ ملنے پر وہ بھی اوپر چڑھ گئے — زینے کا دروازہ بند نہیں تھا — لہٰذا نیچے اترنا ان کے لیے آسان ثابت ہوا — نیچے ایک کمرہ روشن تھا — باقی سب کمروں کی روشنیاں بجھی ہوئی تھیں — اندر کوئی سرد آواز میں کہ رہا تھا :

"بتاؤ — کاشر بھائی کہاں ہے؟"

"میں کہ چکی ہوں — مجھے کچھ معلوم نہیں۔" انھوں نے کاشر بھائی کی بیوی کی آواز سنی۔

"لیکن میرے آدمیوں کا کہنا ہے — انھوں نے کاشر بھائی کو صرف ایک گھنٹہ پہلے گھر میں داخل ہوتے دیکھا ہے۔"

"ن — نہیں — یہ غلط ہے۔"

عین اس وقت باہر کسی نے دروازے کی گھنٹی بجائی۔

"یہ اس وقت کون آ گیا۔" اس شخص نے کہا، جو کاشر بھائی کی بیوی سے پوچھ رہا تھا۔

"ہم کیا کہ سکتے ہیں باس۔"

"جاؤ — دیکھو — جو کوئی بھی ہو — یا تم اسے ٹرخا دینا اور اگر کوئی خاص آدمی ہو تو اسے لے آنا — لیکن لا کر

www.UrduFanz.com

ڈرائنگ روم میں بٹھا دینا اور پھر مجھے اطلاع دینا۔"

ان الفاظ کے ساتھ ہی محمود، فاروق اور فرزانہ وہاں سے سرک کر دوسری طرف آ گئے — جلد ہی انھوں نے دروازہ کھلنے کی آواز سنی، پھر قدموں کی چاپ سنائی دی — اور روشن کمرے کا دروازہ کھلا:

"ارے یہ کیا — یہ تو تم کاشر بھائی کو لے آئے۔" اس شخص نے چونک کر کہا۔

"گھنٹی اسی نے بجائی تھی۔"

"کیا مطلب — یہ خود آیا ہے؟"

"ہاں جناب! میں خود آیا ہوں — اور میں کیا کرتا۔"

"ہمیں تو حیرت اس بات پر ہے کہ تم فائرنگ سے کس طرح بچ گئے تھے۔"

"جب اللہ تعالیٰ کسی کو بچاتا ہے، تو پھر کوئی کیا — تم لوگ اور ہم بھی اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکے۔"

"لیکن اب تم نہیں بچ سکو گے۔"

"لیکن مجھے یہاں ہلاک کر کے کیا الزام لگایا جائے گا — اس وقت تو یہ کہا جاتا کہ ہم نے فرار ہونے کی کوشش کی تھی، لہٰذا پولیس کو فائرنگ کرنا پڑی۔"

"اب بھی ہم یہی الزام لگائیں گے — اگرچہ اب دوسرا طریقہ

اختیار کیا جائے گا۔"

"دوسرا طریقہ — کیا مطلب؟"

"مطلب یہ کہ ہلاک تمھیں یہاں کیا جائے گا — اور پھر تمھیں سڑک کے کنارے پھینک دیں گے — پولیس کی فائرنگ کرتے ہوئے تصاویر اتاری جائیں گی — اس طرح یہ ثابت ہو جائے گا کہ تم نے فرار ہونے کی کوشش کی ہے۔"

"تو کیا تم پہلے بھی اس طرح لوگوں کو ختم کراتے رہے ہو؟"

"ہاں اور کیا — تم پہلے نہیں ہو۔"

"لیکن میں تمھارے لیے ٹیڑھی کھیر ثابت ہوا ہوں۔"

"انسپکٹر جمشید کے بچوں کی وجہ سے۔" اس نے برا سا منہ بنایا۔

"لیکن مشکل ایک اور ہے۔" کاشر بھائی نے کہا۔

"اور وہ کیا؟"

"انسپکٹر جمشید کے بچے اس وقت یہاں بھی موجود ہیں اور یہ ساری گفتگو سن رہے ہیں۔"

"کیا — نہیں — یہ غلط ہے — جھوٹ ہے۔"

"انسپکٹر جمشید کے بچو! تم بھی اندر آ جاؤ اور ان کی باتیں اندر ہی سن لو۔" کاشر بھائی نے چہک کر کہا۔

وہ دروازے کو دھکیل کر اندر داخل ہو گئے۔

"خوش آمدید۔" کاشر بھائی نے مسکرا کر کہا۔

www.UrduFanz.com

"تو تم بھی یہاں پہنچ گئے — خیر — اب تمھارا کام بھی تمام کرنا ہی پڑے گا۔"

"کیا کرتے — مجبور ہو گئے تھے یہاں آنے پر۔" محمود نے منہ بنایا۔

"آج تمھاری مجبوریاں ختم ہو جائیں گی۔"

"لیکن — ان کا کیا قصور۔"

"ہاں! ان کا قصہ بھی سنا دیتا ہوں — کوئی شخص ان کی جان لینا چاہتا تھا — اس بارے میں اس نے میری شہرت سن رکھی تھی — لہٰذا اس نے مجھ سے خفیہ طور پر رابطہ کیا کہ وہ کاشر بھائی کو موت کے گھاٹ اتروانا چاہتا ہے — لیکن اس طرح کہ اس کے بارے میں کوئی سوچ بھی نہ سکے — میں نے اسے بتایا کہ میں یہی تو کام کرتا ہوں — چٹکی بجانے میں ایک انسان کو ختم کر دیتا ہوں — اور کسی کو ذرا بھی شک نہیں گزرتا — اب تم لوگ بھی سن لو — میں کرتا یہ ہوں کہ اس آدمی کو منشیات کے چکر میں گرفتار کرتا ہوں — ہیروئن وغیرہ اس کے گھر سے برآمد کراتا ہوں — انسپکٹر دلاور بیگ، اسے حوالات میں لے جاتا ہے — رات کے وقت وہ حوالات سے نکال کر اسے شہر سے باہر سڑک پر لے جاتا ہے اور اس کے ہاتھ آزاد کر دیے جاتے ہیں اور اسے یہ خوش خبری سنائی

جاتی ہے کہ جاؤ — تمھیں رہا کیا جاتا ہے — آئندہ یہ کام نہ کرنا — جونہی وہ گاڑی سے کچھ دور جاتا ہے — اس سے کہا جاتا ہے — دوڑ لگاؤ، ورنہ گولی مار دیں گے — وہ مارے خوف کے دوڑنے لگتا ہے — اور میرے آدمی اس پر فائرنگ کر دیتے ہیں — اور یہ پہلا موقع ہے کہ کاشر بھائی میرے آدمیوں کی فائرنگ سے بچ گیا، ورنہ آج تک ایسا نہیں ہوا۔"

"اس کی ایک وجہ ہے ڈی ایس پی شہزور کرامت صاحب۔" محمود نے طنزیہ انداز میں کہا۔

"اور وہ کیا؟" وہ فوراً بولا۔

عین اس وقت گھنٹی پھر بجی:

"حیرت ہے — اب کون آ گیا — جاؤ دیکھو۔" شہزور کرامت نے غرا کر کہا۔

اور پھر کمرے میں سیٹھ اقرار ہوٹل کا مالک اور اس کا مینجر نوازش خان داخل ہوئے — انھیں دیکھ کر شہزور کرامت کی آنکھوں میں حیرت کوند گئی:

"آپ لوگوں کا یہاں کیا کام؟"

"اگر یہاں اتنے لوگ ہو سکتے ہیں تو ہم کیوں نہیں ہو سکتے۔" سیٹھ اقرار نے کہا۔

www.UrduFanz.com

"لیکن آپ کو یہاں نہیں آنا چاہیے تھا۔"

"ہم دیکھنا چاہتے تھے — اب آپ کاشر بھائی کا کیا انتظام کرتے ہیں۔"

"آپ فکر نہ کریں — یہ شخص کبھی بھی کسی کو یہ نہیں بتا سکے گا کہ آپ کے ہاتھوں آپ کا ایک ملازم جوری مارا گیا تھا اور آپ نے اپنے ہوٹل کے فرش میں موجود ایک مین ہول میں اس کی لاش گرا دی تھی — اور جس کمرے میں وہ مارا گیا تھا، اس کمرے کو میرے کہنے پر آپ لوگوں نے بالکل صاف کروا دیا تھا — تاکہ پولیس کا باپ بھی کوئی سراغ نہ لگا سکے، لیکن جوری کا دوست کاشر بھائی جوری کی گم شدگی کے بعد اس کی تلاش میں نکلا اور ہوٹل نثار جان تک جا پہنچا — اسے تم لوگوں پر شک ہو گیا اور آپ لوگوں نے اسے ٹھکانے لگانے کے لیے میری خدمات حاصل کیں — جرائم پیشہ لوگوں میں اس بارے میں میری بہت شہرت ہے کہ میں لوگوں کے دشمنوں یا مخالفوں کو فرضی پولیس مقابلوں میں مروا دینے کا بہت بڑا ماہر ہوں اور اسی طرح ڈراما ترتیب دیتا ہوں کہ کسی کو شک تک نہیں گزرتا — لہٰذا میں نے پہلی فرصت میں کاشر بھائی کے گھر ہیروئن رکھوا دی۔ وہ اس ہیروئن کے چکر میں ہی گرفتار ہو جاتا، لیکن ایسے

میں وہاں..."

اسی وقت دروازے کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی:

"جاؤ دیکھو — پتا نہیں کیا ہو گیا ہے — آج رات لوگوں کو نیند نہیں آ رہی ہے — سب کے سب ادھر کا رخ کر رہے ہیں۔" اس نے تلملا کر کہا۔

اور وہ کانسٹیبل کمرے سے نکل گیا — جو پہلے بھی دو بار جا چکا تھا — اس بار وہ اپنے ساتھ وکیل الیاس قمر کو لایا:

"یہ میرے وکیل ہیں — میں نے انھیں احتیاطاً فون کر دیا تھا۔" سیٹھ اقرار نے کہا۔

"کیا مطلب؟" شہزود کرامت نے بھنا کر کہا۔

"انھیں پہلے ہی ہر بات معلوم ہے — آپ فکر نہ کریں۔"

"اچھی بات ہے — ہاں تو میں کیا کہہ رہا تھا؟"

"آپ کہہ رہے تھے — کاشر بھائی اسی وقت ہیروئن کے چکر میں گرفتار ہو جاتا، لیکن ایسے میں انسپکٹر جمشید کے بچے وہاں نہ جانے کیسے ٹپک پڑے — ان کی وجہ سے گرفتاری نہ ہو سکی، کیونکہ انھوں نے ہیروئن ادھر ادھر کر دی — اسی طرح دوسری کوشش کی گئی — کاشر بھائی کا کوٹ پہلے ہی اڑایا جا چکا تھا — تاکہ ضرورت پڑنے پر اس کوٹ کے منشیات کے کسی فرضی اڈے پر ملنے کا بہانہ گھڑا جا سکے — اور

www.UrduFanz.com

کاشر بھائی کو گرفتار کیا جا سکے — اس طرح ہم نے ان تینوں کی موجودگی میں بھی آخر اسے گرفتار کر لیا — اور پھر رات کو پروگرام کے مطابق اسے شہر سے باہر سڑک پر بھاگنے کا موقع دیا — پیچھے سے فائرنگ کی — لیکن اس بات پر مجھے اب تک حیرت ہے کہ یہ بچ کس طرح گیا۔"

"یہاں سے بلکہ اس سے بھی پہلے سے یہ کہانی میں سنانا چاہتا ہوں — اگر تم میں سننے کا حوصلہ ہو۔" کاشر بھائی نے مسکرا کر کہا۔

"کیا مطلب ؟" وہ چونکا۔

"مجھے اب تم لوگ ختم تو کرو گے ہی — بلکہ میرے ساتھ ان تین شریف بچوں کو بھی جو یہاں پہنچ گئے ہیں — کیونکہ یہ تو ہو نہیں سکتا — کہ تم ان کے سامنے مجھے قتل کرو اور انہیں چھوڑ دو۔"

"ہاں بالکل ! اب یہ بھی نہیں بچ سکتے۔"

"تب پھر کہانی سن لینے میں کیا حرج ہے۔"

"ضرور سناؤ — کیا سنانا چاہتے ہو ؟" وہ ہنسا۔

"ہوٹل شادجان میں سیٹھ اقرار کے ہاتھوں کوئی قتل نہیں ہوا تھا۔"

"کیا کہا — کوئی قتل نہیں ہوا تھا — یہ کیسے ہو سکتا ہے۔"

"جودی بھئی آ جاؤ اندر تم بھی — تم کیوں باہر کھڑے ہو کر

رہے ہو۔"

"کیا — کیا۔" ڈی ایس پی شہزور کرامت چلایا۔

"ہاں جناب کرامت صاحب — یہ رہا جودی — جب یہی ہلاک نہیں ہوا تو پھر بے چارے کاشر بھائی کیوں اس کی تلاش میں ہوٹل شادجان جاتے — اور یہ کیوں سیٹھ اقرار پر شک کرتے — بات صرف اتنی ہے کہ جودی اور کاشر بھائی دوست ضرور ہیں — اور ان سے میری بھی علیک سلیک ہے۔"

"کیا کہا — جودی اور کاشر بھائی دوست ضرور ہیں اور تمہاری بھی ان سے علیک سلیک ہے — لیکن تم تو خود کاشر بھائی ہو۔"

"یہی تو مشکل ہے، یہ کاشر بھائی نہیں ہیں۔" محمود ہنسا۔

"یار کاشر بھائی — اب تم بھی آ ہی جاؤ — انہیں زیادہ پریشان نہیں کرنا چاہیے۔"

دروازہ کھلا اور کاشر بھائی اندر داخل ہوا — اس کے چہرے پر ایک مسکراہٹ تھی —

"یہ — یہ کیا — دو دو کاشر بھائی ؟"

"پہلے کہانی پوری کر لینے دیں — اس نو کاشر بھائی سے میری علیک سلیک تھی — ان کا ایک دوست پولیس مقابلے میں مارا گیا تھا — لیکن ان کا کہنا یہ تھا کہ وہ مجرم نہیں تھا — اس کے

www.UrduFanz.com

خلاف فرضی کیس بنایا گیا تھا — اور پولیس مقابلہ بھی فرضی تھا، کیونکہ اسے فرار ہونے کی ضرورت ہی نہیں تھی۔ میں نے کاشر بھائی کی کہانی سنی — ان کے دوست کے گھر گیا — اس کے بیوی بچے روتے روتے بے حال ہو چکے تھے — اس کے گھر بار اور حالات کا جائزہ لیا اور اس نتیجے پر پہنچا کہ کاشر بھائی کا دوست واقعی مجرم نہیں تھا — اسے تو بلاوجہ پھانسا گیا تھا — اس کا کوئی دشمن تھا جس نے اسے پولیس مقابلے کے ذریعے ختم کروا دیا تھا — لیکن اس بات کا ثبوت کسی کے پاس نہیں تھا؛ چنانچہ میں نے ایک پروگرام ترتیب دیا — سیٹھ اقرار سے بھی میری جان پہچان تھی — وہ بھی جوری کے ذریعے؛ چنانچہ میں نے سیٹھ اقرار اور ان کے مینیجر کو اس منصوبے میں شریک کر لیا — اور اب سیٹھ اقرار نے ڈی ایس پی شہزور کرامت سے رابطہ کیا کہ وہ ایک شخص کو ہلاک کروانا چاہتے ہیں، کیونکہ اس نے انھیں ان کے ایک ملازم جوری کو ہلاک کرتے دیکھ لیا ہے — کرامت نے فوراً ان سے سودا طے کر لیا — ادھر جونہی سودا طے ہوا، میں کاشر بھائی کے گھر ان کے میک اپ میں پہنچ گیا اور کاشر بھائی کو ایک خفیہ جگہ پہنچا دیا گیا — اس طرح گرفتار ہونے والا بھی میں تھا اور اس کے بعد فائرنگ بھی بند کی گئی —

وہ میں ہی تھا — کاشر بھائی تو شروع سے آخر تک الگ رہے ہیں۔"

"اُف مالک! آپ نے تو کمال کر دیا اباجان۔" محمود نے حیران ہو کر کہا۔

"اباجان — کیا مطلب؟" شہزور کرامت اور دوسرے زور سے اُچھلے۔

"ہاں جناب! یہ دراصل ہمارے اباجان ہیں — اور انھوں نے ہی وہ خط ہمیں لکھا تھا — لیکن ذرا تحریر بدل کر — تاکہ ہم فوراً نہ جان جائیں۔"

"بالکل ٹھیک محمود — یوں تو یہ کیس تمھارے بغیر بھی حل ہو جاتا — لیکن میں نے سوچا، ذرا مزا رہے گا — تم تینوں کو بھی شامل کر لیتے ہیں؛ چنانچہ وہ خط لکھا گیا — اور تم کاشر بھائی کے ہاں پہنچ گئے — تم نے بہت کوشش کی کہ اصل معاملے کی تہ تک پہنچ جاؤ، لیکن پہنچ نہ سکے — البتہ تم نے یہ ضرور جان لیا کہ خط میں نے لکھا تھا۔"

"اور وہ زہریلی سوئی — جو ہوٹل کے ہال میں سے ملی؟"

"وہ ہم نے جان بوجھ کر وہاں ڈال دی تھی — اگرچہ وہ ڈالی گئی تھی کرامت صاحب کے لیے، تاکہ انھیں کسی قسم کا شک نہ رہے۔"

"لیکن یہ تجویز کس کی تھی کہ کاشر بھائی کا کوٹ اس ہال میں

www.UrduFanz.com

ڈال دیا جائے۔"

"خود ڈی ایس پی صاحب کی — تاکہ کسی نہ کسی الزام میں بھی کاشر بھائی کو ایک بار گرفتار کر لیا جائے، پھر جب کوئی نہ پوچھے گا کہ یہ اسے کہاں لے جا رہے تھے تو کور دیا جائے گا — اس نے ان اطراف میں منشیات کے ایک اڈے کے بارے میں بتایا تھا، لیکن ایسا کرنا دراصل اس کی چال تھی، یہ تو فرار ہونے کا منصوبہ بنائے ہوئے تھا — اور اس جگہ پہنچ کر اس نے فرار ہونے کی کوشش کی، لہٰذا انھیں فائرنگ کرنا پڑی — اور ہوا بھی بالکل اسی انداز میں — فائرنگ اگر کاشر بھائی پر ہوئی ہوتی تو وہ بے چارہ ضرور مارا جاتا — لیکن اس کی جگہ تو میں تھا اور میں جانتا تھا کہ یہ لوگ کیا کرنے والے ہیں، لہٰذا میں نے پہلے ہی انتظام کر رکھا تھا — کپڑوں کے نیچے بلٹ پروف لباس موجود تھا — اس طرح میں ان کی گولیوں سے محفوظ رہا اور وہاں سے کھسک لیا —

اب ان لوگوں کی پریشانی کا دور شروع ہوا، کیونکہ ہاتھ آیا شکار نکل گیا تھا اور ان کا پول کھل سکتا تھا — لہٰذا انھوں نے ہر طرف کاشر بھائی کی تلاش شروع کر دی، لیکن کاشر بھائی انھیں کہاں ملتے — میں جانتا تھا — تم لوگ تحریر کو پہچانتے ہی کرامت صاحب کا رخ کرو گے — لہٰذا تمھیں یہاں پہنچنے پر

اشارہ بھی نہیں دیا — باقی لوگوں کو ضرور اشارہ دے آیا تھا، تاکہ سب جمع ہو کر اس کے کرتوت دیکھ لیں — تم تینوں اگر نہ پہنچ پاتے تو پھر میں ضرور فون کر کے بلا لیتا — لہٰذا اب یہ بات روز روشن کی طرح ظاہر ہو گئی ہے کہ یہ لوگ کس طرح سودا طے کر کے بے گناہوں کو پہلے منشیات فروش ثابت کر کے گرفتار کرتے ہیں اور پھر پولیس مقابلے کا ڈراما رچا کر اس غریب کو موت کے گھاٹ اتار دیتے ہیں — شاہد کاشانی ایسا ہی ایک مظلوم تھا — اس نے کسی کیس میں کسی بڑے آدمی کے خلاف گواہی دے دی تھی — اس بڑے آدمی نے ڈی ایس پی صاحب سے رابطہ کیا — اور سودا طے ہو گیا — اس طرح شاہد کاشانی بے چارہ ٹھکانے لگا دیا گیا — میں نے اس کے گھر جا کر سارے حالات سنے — اس بڑے آدمی کی دھمکیاں اسے ملتی رہی تھیں — ان دھمکیوں کا علم اس کے گھر والوں کو بھی تھا — لہٰذا کرامت صاحب آپ اس وقت شاہد کاشانی کا قتل قبول کر لیں — ورنہ وہ بڑا آدمی اب عدالت میں ساری کہانی سنے گا ہی — کیونکہ میرے آدمی اسے بھی گرفتار کر کے لے رہے ہوں گے — میرا مطلب ہے — امجد کاشانی — ایک سیاسی لیڈر کو:"

"جی نہیں — یہ غلط ہے — جھوٹ ہے — میں نے ایسا

www.UrduFanz.com

کوئی کام نہیں کیا۔" کرامت نے چلا کر کہا۔

"تو کیا ۔۔ یہ تمام ثبوت بھی ناکافی ہیں؟"

"اں بالکل ۔۔ ان تمام ثبوتوں کو تو میرا وکیل ایک جھٹکے میں اڑا دے گا۔" اس نے ہنس کر کہا۔

"دیکھا جائے گا ۔۔ میں آپ کو گرفتار..."

عین اس وقت گھنٹی بجی ۔۔ انسپکٹر جمشید مسکرا دیے:

"لیجیے ۔۔ امجد جاشانی صاحب بھی آ گئے۔"

اور ان کے آدمی امجد جاشانی کو اندر لے آئے۔ اس کے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں تھیں ۔۔

"کرامت صاحب ۔۔ آخر میرے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں کیوں لگائی گئی ہیں؟" وہ اندر آتے ہی دھاڑا۔

"م ۔۔ میں نے نہیں لگوائیں۔" وہ ہکلایا۔

"آپ نے نہیں لگوائیں ۔۔ یہ تو یہی کہہ کر مجھے گرفتار کر کے لائے ہیں کہ آپ کا حکم ہے۔"

"ن ۔۔ نہیں۔" وہ بولا۔

"یہ ٹھیک ہے جاشانی صاحب ۔۔ یہ گرفتاری ان کے کہنے پر نہیں، میرے کہنے پر ہوئی ہے۔" انسپکٹر جمشید مسکرائے۔

"کیا مطلب ۔۔ یہ کون ہے کرامت صاحب؟"

"یہ انسپکٹر جمشید ہیں۔" کرامت نے مردہ آواز میں کہا۔

"کیا!!" وہ چلا اٹھا۔

"لیکن آپ فکر نہ کریں ۔۔ یہ عدالت میں کچھ بھی ثابت نہیں کر سکتے، کیونکہ ان کے پاس کوئی ثبوت نہیں ہے۔"

"اگر مجھے معلوم ہوتا کہ میں عدالت میں کچھ ثابت نہیں کر سکوں گا تو جانتے ہیں، میں کیا کرتا؟"

"کیا کرتے؟"

"میں بھی ایک عدد پولیس مقابلے کا ڈراما رچاتا اور آپ کو ختم کروا دیتا ۔۔ لیکن میرے پاس مکمل ثبوت ہے اور میں کسی بے گناہ کو عدالت میں نہیں لے جاؤں گا ۔۔ میں تو عدالت میں ٹھوس ثبوت پیش کروں گا ۔۔ کیا خیال ہے آپ کا؟"

"یہ گھر میرا ہے ۔۔ یہاں جتنے کانسٹیبل ہیں ۔۔ میرے حکم پر عمل کریں گے ۔۔ اور میں انھیں حکم دیتا ہوں کہ کمرے میں موجود سب لوگوں کو گرفتار کر لیا جائے ۔۔ سوائے میرے اور انسپکٹر دلاور بیگ کے، کیونکہ دلاور بیگ تو میرا دایاں ہاتھ ہے۔" اس نے بلند آواز میں کہا، لیکن کسی نے بھی حرکت نہ کی۔

"یہ کیا ۔۔ تم لوگوں نے سنا نہیں؟"

"ان لوگوں نے سنا ہے اور دیکھا بھی ہے، لیکن یہ لوگ آپ کے حکم پر عمل نہیں کریں گے۔" انسپکٹر جمشید بولے۔

"لیکن کیوں؟"

www.UrduFanz.com

"یہ جانتے ہیں — اس موقعے پر اگر انھوں نے آپ کے حکم پر عمل کیا تو پھر ان کے ساتھ یہ لوگ بھی جیل جائیں گے — اور بلا وجہ جیل جانا انھیں پسند نہیں۔"

"ہُنہ — جی ہاں! یہی بات ہے۔" ایک نے مسکرا کر کہا۔

"تب تو آپ لوگ بھی ان کے خلاف گواہی دیں گے۔"

"جی ہاں! ہم لوگ تو ان کی ایک ایک حرکت نوٹ کرتے رہتے ہیں — اور ہمارے پاس ان سب باتوں کے ثبوت موجود ہیں۔"

"اب کیا کہتے ہو — شہزور کرامت؟"

"نمک حرامو — میں تم سے نبٹ لوں گا۔"

"اگر یہ آپ کے نزدیک نمک حرام ہیں تو کیا آپ اپنی حکومت کے نمک حرام نہیں ہیں؟"

ان الفاظ کے ساتھ ہی اس کا سر جھک گیا۔ انسپکٹر جمشید نے اپنے ماتحتوں کو اشارہ کیا، پھر بولے:

"آپ کی اطلاع کے لیے عرض کر دوں — اس کمرے میں ہونے والی ساری کارروائی کی وڈیو فلم تیار ہو چکی ہے۔"

"کیا!!!" وہ بہت زور سے چلایا۔

انھوں نے اس کے چہرے پر جرم کی ایسی سیاہی پھیلتے دیکھی جو وہاں سے اس کے مرنے کے بعد بھی مٹنے والی نہیں تھی —

فائدے کی بات

- آیندہ ماہ ان شاء اللہ آپ "چکر بازی" (۱۵ روپے)، "جزیرے کا سمندر" (۳۶ روپے)، "سنہری چٹان" (۱۵ روپے)، "خاموش جمشید" (۱۵ روپے)، "اندھا ظلم" (۱۵ روپے)، "شوبرا ساحل" (۱۵ روپے)، "حاتم کا بچہ" (۱۵ روپے)، "ہنگاموں کا شہر" (۱۵ روپے)، "قانونی کھیل" (۱۵ روپے)، "سی مون" (۱۵ روپے) اور "لڑکی کا چہرہ" (۱۵ روپے) پڑھیں گے —
- ان تمام ناولوں کی کل قیمت ۱۸۱/۰۰ روپے ہے، لیکن براہ راست ادارے سے منگوانے پر آپ کو یہ تمام ناول رعایتی قیمت ۱۶۰/۰۰ روپے میں ملیں گے — ناول بذریعہ وی پی ارسال کیے جاتے ہیں —
- پوسٹ مین آپ سے رعایتی قیمت سے ۵ روپے زائد وصول کرے گا، اس طرح آپ کو یہ تمام ناول ۱۶۵/۰۰ روپے میں گھر بیٹھے ملنے کے ساتھ ساتھ ۲۱/۰۰ روپے کی بچت ہوگی —
- ہے نا فائدے کی بات —
- خط لکھ کر آرڈر نوٹ کروائیں —

مطبوعات اشتیاق ، ۹/۱۲ نصیر آباد ، سانده کلاں ، لاہور

www.UrduFanz.com

آئندہ ناول کی ایک جھلک

محمود ، فاروق ، فرزانہ
اور — انسپکٹر جمشید سیریز ۶۱۴

چکر بازی

مصنف : اشتیاق احمد

- ○ انسپکٹر جمشید کو ایک خط ملا —
- ○ خط بہت پُراسرار تھا اور اس میں ایک عجیب و غریب دعویٰ کیا گیا تھا —
- ○ انسپکٹر جمشید محمود، فاروق اور فرزانہ کے ساتھ تفتیش کے میدان میں اُترتے ہیں —
- ○ ملک کے ایک بہت بڑے آدمی پر خوفناک الزام لگائے گئے تھے۔
- ○ اس شخص کو مستقبل کا سربراہ بننا تھا —
- ○ انسپکٹر جمشید ایک گھناؤنے آدمی کے چہرے سے نقاب اُٹھاتے ہیں۔
- ○ ۲۰ اپریل کو پڑھیے — قیمت : ۱۵ روپے —

آئندہ خاص نمبر کی ایک جھلک

محمود، فاروق، فرزانہ، انسپکٹر جمشید
آفتاب، آصف، فرحت، انسپکٹر کامران مرزا
اور شوکی برادرز کی مشترکہ مہم
خاص نمبر ۱۰

جزیرے کا سمندر

مصنف : اشتیاق احمد

- ○ ڈائجسٹ سائز کی کتابت بہت باریک ثابت ہوئی — بچوں کے اعتراضات —
- ○ لہٰذا اب "جزیرے کا سمندر" اصل شکل میں تین حصوں میں شائع کیا جا رہا ہے —
- ○ ہر حصہ تین سو صفحات کا بن جائے گا — اس طرح تین ماہ میں "جزیرے کا سمندر" آپ کے پاس مکمل ہو جائے گا —
- ○ پہلا حصہ ۲۰ اپریل کو پڑھیے — قیمت : ۳۶ روپے

www.UrduFanz.com

آئندہ خاص ناول کی ایک جھلک

اٹھارہواں خاص نمبر —— تینوں پارٹیوں کی مشترکہ مہم

قسط نمبر ۳

سنہری چٹان

مصنف : اشتیاق احمد

- ○ اشتیاق احمد کی زندگی کا دوسرا سب سے بڑا خاص نمبر۔
- ○ ۱۴۰۰ صفحات کا ناول۔
- ○ پہلے دو حصوں میں شائع ہوا تھا اور بے شمار قارئین کو دوسرا حصہ نہیں مل سکا تھا۔
- ○ گزشتہ قسط سے دوسرا حصہ شروع ہے۔
- ○ قارئین کے لیے خوش خبری۔
- ○ ہر قسط نئے جوڑ توڑ کے ساتھ۔
- ○ مزاح کا طوفان۔
- ○ ۲۰ اپریل کو پڑھیے — قیمت : ۱۵ روپے۔

آئندہ ماہ شائع ہونے والے
ناول

آئندہ ماہ آپ نئے ناول "چکر بازی" کے ساتھ مندرجہ ذیل پرانے ناول بھی پڑھیں گے :

نمبر	ناول	سیریز	قیمت
۶۱۴	چکر بازی	انسپکٹر جمشید سیریز	۱۵ روپے
۱۰	جزیرے کا سمندر	مشترکہ مہم (خاص نمبر)	۳۶ "
۱۴۲	خاموش ہتھیار	انسپکٹر جمشید سیریز	۱۵ "
۱۴۶	اندھا ظلم	"	۱۵ "
۱۴۷	شوریدہ ساحل	"	۱۵ "
۱۴۸	ماتم کا بچہ	"	۱۵ "
۱۴۹	ہنگاموں کا شہر	"	۱۵ "
۱۵۱	قانونی کھیل	"	۱۵ "
۱۵۲	کی مون	"	۱۵ "
۱۵۳	لڑکی کا چہرہ	"	۱۵ "
۱۸	سنہری چٹان	قسط نمبر ۳	

www.UrduFanz.com